پیش رس

یہ رہے کالے چراغ...... ! آپ تک پہنچنے میں تھوڑی تاخیر ہوئی لیکن آپ کی یہ خواہش پوری کردی جائے گی کہ عمران "ایکس ٹو" ہی کی حیثیت سے پیش کیا جائے۔ کالے چراغ کے اشتہار میں اعلان کیا گیا تھا کہ عمران یہ کارنامہ تنہا انجام دے گا اور آدھی سے زیادہ کہانی ترتیب پاچکی تھی کہ آپ کے خطوط کا تانتا بندھ گیا۔ آپ عمران کی تنہائی کو "یتیمی" سمجھتے ہیں! لہٰذا آپ کی خواہشات کے احترام میں مجھے کہانی میں بہتیری تبدیلیاں کرنی پڑیں! یہی وجہ ہے کہ کتاب آپ تک تھوڑی تاخیر سے پہنچ رہی ہے!

زیادہ تر پڑھنے والوں کی رائے یہی ہے کہ عمران ہر ناول میں ایکس ٹو ہی کے روپ میں پیش کیا جائے! کچھ ایسے بھی ہیں جو چاہتے ہیں کہ عمران سارے کارنامے تنہا انجام دے، لیکن ایسے حضرات کی تعداد کم ہے! بہرحال ایسی صورت میں ایک مصنف کے لئے یہ فیصلہ کرنا دشوار ہو جاتا ہے کہ وہ کیا لکھے اور کیا نہ لکھے! پھر یہی ایک طریقہ باقی رہ جاتا ہے کہ اکثریت کے مطالبے پورے کئے جائیں! چنانچہ جاسوسی دنیا اور عمران سیریز کے ناول لکھتے وقت میں یہی چیز ذہن میں رکھتا ہوں!......

ابن صفی

۲۷/ دسمبر ۱۹۵۶ء

(۱)

بارش اور رعد کے شور سے کان پھٹے جارہے تھے! اندھیرے میں یہ شور ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے یہ دنیا کی آخری رات ہو اور اب کبھی سورج نہ دکھائی دے گا! یہ سلسلہ چار بجے شام سے شروع ہوا تھا! اب دس بج رہے تھے! لیکن اس دوران میں ایک بار بھی بارش کا تار نہیں ٹوٹا تھا!....

بیگم جعفری ایک ہلکی سی شال میں لپٹی ہوئی آرام کرسی میں نیم دراز تھیں!... ان کے چہرے پر گہرے تفکر کا غبار تھا!... ڈائننگ روم میں ان کے علاوہ چار افراد اور بھی تھے! جو رات کے کھانے کے بعد سے اب تک یہیں بیٹھے رہے تھے اور اس دوران میں کافی کے کئی دور چل چکے تھے!... جعفری خاندان کی بزرگ اب بیگم جعفری ہی تھیں... حالانکہ وہ جمیل، شکیل، غزالہ اور روحی کی سوتیلی ماں تھیں۔ لیکن ان کے رکھ رکھاؤ سے سوتیلے پن کا اظہار نہیں ہوتا تھا!... چاروں بھائی بہن بچے ہی تھے جب وہ اس گھر میں آئی تھیں! اور دو سال کے بعد خود بھی بیوہ ہوگئی تھیں-----! وہ اُن کی جوانی ہی کا زمانہ تھا! لیکن ان بچوں کے لئے انہوں نے خود پر بڑھاپا طاری کرلیا تھا! اور یہ حقیقت ہے کہ وہ ان کے لئے مر مٹی تھیں!.... ابھی پچھلے ہی سال انہوں نے بڑے لڑکے جمیل کی شادی کی تھی.... جب بہو گھر آئی تو انہوں نے سارے انتظامات اس کے سپرد کردیئے! لیکن جمیل نے اسے منظور نہیں کیا۔ وہ سب ان کی بزرگی اور برتری ہر معاملے میں رکھنا چاہتے تھے.... بیگم جعفری اکثر سوچتیں کہ کیا ان کے اپنے بچے بھی اسی طرح ان سے محبت کرتے جس طرح یہ چاروں کرتے ہیں....! وہ گھنٹوں اس موضوع پر سوچتیں لیکن آخر انہیں تسلیم کرنا ہی پڑتا کہ ان کے اپنے بچے نالائق بھی ثابت ہو سکتے تھے! کیونکہ ان کے سامنے ایسی بہتیری مثالیں ہوتیں....!

مگر آج کل وہ بہت مغموم تھیں!.... کیونکہ ان کی جنت میں ایک خبیث روح گھس آئی تھی!.... اور اس نے ان کا سکون چھین لیا تھا۔ وہ جمیل کی بیوی کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ اس کے علاوہ بھی یہ چیز ان کے لئے بڑی تکلیف دہ تھی کہ جمیل آج بھی گھر والوں

کے ساتھ کھانے کی میز پر موجود نہیں تھا! جمیل کی بیوی کا کملایا ہوا چہرہ دیکھتیں اور دل ہی دل میں کڑھتی رہتیں! وہ جمیل جو کبھی ان کے سامنے اونچی آواز میں بولنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا آج ہی انہیں ترکی بہ ترکی جواب دیتا چلا گیا تھا! اس نے کہا تھا کہ وہ پنی مرضی کا مختار ہے!.... جو چاہے گا کرے گا! بیگم جعفری دخل انداز نہیں ہو سکتیں! وہ سناٹے میں آگئی تھیں! لیکن پھر اس طرح خاموش ہو گئی تھیں جیسے سچ مچ ان سے کوئی بہت بڑی غلطی سر زد ہو گئی ہو!

اس وقت وہ شکیل کو بھی کچھ ایسی ہی نظروں سے دیکھ رہی تھیں جیسے کل وہ بھی اس طرح ان کا دل توڑ دے گا!.... شکیل جمیل سے چھوٹا تھا لیکن عمروں میں دو سال سے زیادہ فرق نہیں تھا!....

بیگم جعفری نے ایک طویل سانس لی اور کھڑکی کے باہر دیکھنے لگیں!.... شکیل، غزالہ، روحی اور جمیل کی بیوی رضیہ آہستہ آہستہ گفتگو کر رہی تھیں.... بارش کے شور کی وجہ سے شائد ان کی آوازیں بیگم جعفری تک نہیں پہنچ رہی تھیں! انہوں نے یک بیک ان کی طرف مڑ کر کہا ”کیا آج تم لوگوں کو نیند نہیں آ رہی۔“

”نہیں امی!....“ شکیل بولا! ”جب تک جمیل بھائی آپ کے پیروں پر ناک نہیں رگڑ لیں گے مجھے نیند نہیں آئے گی!“

”احمقوں کی سی گفتگو نہ کرو! جاؤ....! سو جاؤ....!“

”مجھے نیند نہیں آئے گی امی!.... میرا دل چاہتا ہے کہ جمیل بھائی کا گلا گھونٹ دوں!“

”کیا بکواس ہے!“ بیگم جعفری نے غصیلی آواز میں کہا! ”ایسی بیہودگی مجھے پسند نہیں ہے!.... اگر تم نے اس کے خلاف ایک لفظ بھی کہا تو میں تم سے بھی خفا ہو جاؤں گی۔ اس کا کیا قصور ہے۔ وہ تو جیسے اپنے ہوش ہی میں نہیں ہے!“

” آپ انہیں مجھ سے زیادہ نہیں جانتیں امی۔“

”ہاں ٹھیک ہے! تمہیں نے تو اسکی پرورش کر کے اسے اتنا بڑا کیا ہے تم ہی کیوں نہ جانو گے!“

”آپ میرا مطلب نہیں سمجھیں!“

”میں کچھ نہیں سمجھنا چاہتی۔ جاؤ اب سو جاؤ!“

دفعتاً ایک نوکر کمرے میں داخل ہو کر شکیل سے بولا ”ایک صاحب آپ کو پوچھ رہے ہیں!“

”اس وقت....!“ بیگم جعفری نے حیرت سے کہا! ”کون ہے!“

”پتہ نہیں کون صاحب ہیں!“ نوکر نے کہا! ”خواہ مخواہ حجت کرتے ہیں! کہنے لگے مشتری منزل یہی ہے نا.... یہاں شکیل صاحب رہتے ہیں نا.... میں نے کہا جی ہاں رہتے ہیں مگر یہ

جعفری منزل ہے کہنے لگے نہیں مشتری منزل ہے۔ اس پر انہوں نے جھگڑا شروع کر دیا بولے تم مجھ سے زیادہ قابل ہو گیا! میں ایم، اے۔ بی، اے.... نہ جانے کیا کیا ہوں!“

”اوہو!....“ شکیل بے ساختہ اچھل کر کھڑا ہو گیا! اس کا چہرہ دمکنے لگا تھا! پھر اسنے دروازے کی طرف چھلانگ لگائی اور بیگم جعفری کے سوال کا جواب دیئے بغیر راہداری میں دوڑتا چلا گیا۔

”کیا مصیبت ہے!.... بیگم جعفری بڑبڑائیں۔ ”ایک طرح سے سب کے دماغ الٹتے چلے جا رہے ہیں! اللہ رحم کرے۔ پھر وہ نوکر کی طرف دیکھ کر بولیں! ”کون آیا ہے؟“

”پتہ نہیں بیگم صاحب! انہوں نے اپنا نام بتایا تھا۔ مگر پھر ایم اے بی اے اور نہ جانے کیا کیا کہنے لگے۔ میں نام ہی بھول گیا! خواہ مخواہ مجھ سے لڑنے لگے کہ نہیں یہ مشتری منزل ہے!“

”جاؤ--!“ بیگم جعفری ہاتھ اٹھا کر بولیں۔ اور نوکر چلا گیا!

رضیہ روحی اور غزالہ میں پھر سرگوشیاں ہونے لگی تھیں! بیگم جعفری کے چہرے پر نظر آنے والا اضطراب پہلے سے زیادہ بڑھ گیا تھا!

”لڑکیو! آخر تم کب تک جاگتی رہو گی--!“ وہ بڑبڑائیں!

”نیند نہیں آئے گی امی--! اس شور میں!“ غزالہ نے کہا کچھ دیر خاموشی رہی، پھر بیگم جعفری نے کہا ”یہ اتنی رات گئے اس طوفان میں کون آیا ہے!.... میں سچ کہتی ہوں کہ یہ دونوں لڑکے مجھے پاگل بنا دیں گے!“

”امی--! آپ خواہ مخواہ پریشان ہوتی ہیں!“ روحی بولی! ”وہ بھیا کے کوئی دوست ہوں گے! ان کے زیادہ تر دوست ایسے ہی اوٹ پٹانگ قسم کے لوگ ہیں!“

”میرے خدا.... یہ جمیل کتنا اچھا لڑکا تھا!“ بیگم جعفری مغموم آواز میں بولیں! ”کتابوں کا کیڑا.... دنیا کی لغویات سے اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی-- یک بیک اس خبیث عورت نے نہ جانے کس طرح اس کا دماغ الٹ دیا!“

”امی-- وہ عورت شیطانی قوتوں کی مالک معلوم ہوتی ہے! آپ اس سے آنکھ ملا کر گفتگو نہیں کر سکتیں!....“

”میں اس کی صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتی!“ بیگم جعفری نے برا سا منہ بنا کر کہا!

”میں نے اتنی خوبصورت عورت آج تک نہیں دیکھی!“ غزالہ نے کہا۔

”کیا خوبصورتی ہے اس میں!“ جمیل کی بیوی رضیہ نے برا سا منہ بنا کر کہا! ”کسی لاش کی طرح سفید معلوم ہوتی ہے!“

”خدا اسے لاش ہی میں تبدیل کر دے!“ غزالہ نے کہا جو شاید اس خیال سے گڑبڑا گئی تھی

کہ کہیں اس کے اس ریمارک نے رضیہ کو دکھ نہ پہنچایا ہو!

دفعتاً شکیل کمرے میں داخل ہوا.... اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور ہنسی نکلی پڑ رہی تھی!

"امی! وہ میرا دوست ہے!.... بہت دور سے آیا ہے اسے پہلے ہمیں اطلاع دینی چاہئے تھی! ہم اسے اسٹیشن لینے جاتے!" اس نے کہا!

"اوہو!.... تمہیں! دوستوں سے اتنی دلچسپی کب سے ہو گئی.... تمہارا تو یہ حال تھا کہ جہاں کسی دوست کی آمد کی خبر سنی اس طرح ہونٹ سکوڑ لئے جیسے وہ ساری زندگی تمہارے ساتھ رہنے کے لئے آیا ہو!"

"یہ دوست ان سے مختلف ہے امی!.... وہ ان لوگوں کی طرح بور نہیں کرتا.... بلکہ خود ہی دوسروں کی دلچسپی کا سامان بن جاتا ہے! کہئے تو میں اسے یہاں لاؤں!...."

"وہ تھکا ہوا آرہا ہے.... نہیں اب ہم صبح اس سے ملیں گے --! اس کا کھانا وہیں کمرے میں جائے گا--!"

"کھانا--" شکیل مسکرا کر بولا "وہ کہتا ہے میں نے پچھلے ہفتے سے کھانا نہیں کھایا!.... اور نہ آیندہ ہفتے کھانے کا ارادہ ہے!"

"دوسری خبیث روح!" غزالہ آہستہ سے بڑبڑائی اور شکیل ہنسنے لگا! پھر بولا!

"یقیناً.... اگر جمیل بھائی خبیث ارواح سے تعلق قائم کر سکتے ہیں تو پھر میں کیوں پیچھے رہوں!"

"اچھا تو پہلے میرے لئے تھوڑا سا زہر لا دو.... پھر جو تم لوگوں کا دل چاہے کرتے رہو! میں دیکھنے کیلئے نہیں آؤں گی--!" بیگم جعفری نے کہا!

"واہ.... امی-- زہر تو لاؤں گا میں ان لوگوں کے لئے جن کی وجہ سے آپ پریشان ہیں! بس دیکھتی جایئے تماشہ --اگر وہ جادوگرنی اپنا سر پیٹتی ہوئی یہاں سے نہ بھاگے تو نام بدل دوں گا اپنا--! جمیل بھائی کے سارے فلسفے خاک کا ڈھیر ہو جائیں گے--!"

"تو کیا آنے.... والا....!"

"وہ صرف میرا ایک دوست ہے! ایک بیوقوف سا آدمی! چہرے سے حماقت برستی ہے!"

"تمہارا ہی دوست ٹھہرا...." رضیہ مسکرائی! بیگم جعفری کے علاوہ اور سب ہنسنے لگے--!

"اچھا!.... بھابی.... پھر تم اسے دیکھ ہی لینا!...." شکیل نے جھینپ کر کہا! اور ڈائننگ روم سے چلا گیا!

(۴)

دوسری صبح وہ سب ناشتے کی میز پر پچھلی رات آئے ہوئے مہمان کا انتظار کر رہے تھے۔ جمیل اس وقت بھی غیر حاضر تھا! شکیل کے متعلق توقع تھی کہ وہ مہمان سمیت آئے گا! جب مہمان آیا تو ان کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں! کیونکہ وہ زرد قمیض اور نیلی پتلون میں ملبوس تھا۔ گلے میں گلابی رنگ کی سادہ ٹائی تھی! اور سر پر سبز رنگ کی فلٹ ہیٹ۔ وہ کسی ٹکنی کلر فلم کا کوئی کردار معلوم ہوتا تھا!.... اور اس پر سے چہرے کی حماقت آمیز سنجیدگی ستم تھی!

"یہ میری امی ہیں!" شکیل نے تعارف کرانا شروع کیا! "یہ بھابی رضیہ! یہ دونوں غزالہ اور روحی میری بہنیں ہیں!...."

" آپ سب سے خوش کر.... ارر.... مل کر.... بڑی خوشی ہوئی!" مہمان احمقانہ انداز میں سر ہلاتا ہوا بیٹھ گیا!

"اور یہ کون ہیں!".... بیگم جعفری نے پوچھا!

"علی عمران.... ایم -ایس -سی -ڈی -ایس- سی.... آکسن!" شکیل ہنس کر بولا " آکسفورڈ میں میرے ساتھ تھے....!"

اُن سب کو شاید اس پر یقین نہیں آیا تھا! کیونکہ وہ اپنی بیساختہ قسم کی مسکراہٹیں روکنے کی کوشش کر رہی تھیں....!"

عمران سر جھکائے بیٹھا رہا! بیگم جعفری شکیل کو گھور رہی تھیں اور شکیل کا یہ عالم تھا کہ ہنستے ہنستے دوہرا ہوا جا رہا تھا!

"کیا بیہودگی ہے۔ شکیل! کیوں پاگلوں کی طرح ہنس رہے ہو!" بیگم جعفری نے غصیلی آواز میں کہا! اور عمران نے اس طرح چونک کر شکیل کی طرف دیکھا جیسے وہ سچ مچ پاگل ہو گیا ہو۔ ویسے عمران کی حماقت آمیز سنجیدگی میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا تھا!

شکیل نے مضبوطی سے اپنے ہونٹ بند کر لئے۔ لیکن خاموش قہقہے اب بھی جاری تھے!.... آخر جب اس نے دیکھا کہ وہ قہقہے پھر آواز کے ساتھ ظاہر ہونے لگیں گے تو وہ میز سے اٹھ ہی گیا!.... انہوں نے اسے پیٹ دباتے ہوئے ڈائننگ روم سے باہر جاتے دیکھا۔

"دیکھا تم نے!...." بیگم جعفری لڑکیوں کی طرف دیکھ کر بولیں! "میں تنگ آگئی ہوں ان لڑکوں سے!"

"شاید آپ ان کے کوئی بہت ہی بے تکلف قسم کے دوست ہیں!" رضیہ نے عمران کی

طرف دیکھا جو اس انداز میں ناشتے میں مصروف تھا جیسے وہاں کوئی بات ہی نہ ہوئی ہو!

"کچھ بھی ہو!" بیگم جعفری بولیں! "تہذیب ہر وقت اور ہر موقع پر بر قرار رہنی چاہئے!"

عمران سر جھکائے کافی پیتا رہا... رضیہ غزالہ... روحی ایک دوسرے کی طرف معنی خیز انداز میں دیکھ رہی تھیں۔

دفعتاً بیگم جعفری نے عمران سے پوچھا! " آپ دونوں ایک دوسرے کو کب سے جانتے ہیں!"

"کون دونوں...!" عمران نے چمچہ ہاتھ سے رکھ کر متحیرانہ لہجے میں پوچھا!

" آپ اور شکیل--!"

"اوہ... وہ... جی ہاں! غالباً لندن میں پہلی بار جان پہچان ہوئی تھی... میں کیمسٹری میں ریسرچ کر رہا تھا... اُف فوہ! وہ بھی کیا زمانہ تھا...!"

"اب آپ کیا کرتے ہیں--!"

"سیر و تفریح کے علاوہ اور کیا کر سکتا ہوں! پچھلے سال گنوں کی کاشت کی تھی لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ گڑ بنانا ہنسی کھیل نہیں ہے لہٰذا ارادہ... وہ کیا کر دیا کیا کہتے ہیں اسے میرے ساتھ بڑی مصیبت یہ ہے کہ وقت پر صحیح الفاظ یاد نہیں آتے بہر حال ارادہ... ارادہ یعنی کہ..."

عمران خاموش ہو گیا اسکے چہرے پر الجھن کے آثار تھے... ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے لفظ کو یاد کرنے کے سلسلے میں اسی کا کلیجہ خون ہوا جا رہا ہو!... دفعتاً اس نے خوش ہو کر کہا "جی ہاں یاد آگیا... کہنے کا مطلب یہ تھا کہ پھر ارادہ ترک کر دینا پڑا..."

وہ چاروں اسے حیرت سے گھور رہی تھیں!

" آپ کے والد صاحب کیا کرتے ہیں!" بیگم جعفری نے اس انداز میں پوچھا، جیسے وہ حقیقتاً خاموش ہی رہنا چاہتی ہوں لیکن اخلاقاً انہیں گفتگو جاری رکھنی پڑے گی۔

"ارے ان کی کچھ نہ پوچھئے!" عمران سر ہلا کر بولا "کبھی صبر کرتے ہیں اور کبھی غصہ کرتے ہیں! ان کا خیال ہے کہ میں بہت نالائق ہوں! لیکن وہ اسے ثابت نہیں کر سکتے! یہی وجہ ہے کہ انہیں صبر کرنا پڑتا ہے... لیکن نالائق کہتے وقت وہ غصے ہی میں ہوتے ہیں!"

بیگم جعفری لڑکیوں کی طرف دیکھ کر خاموش ہو گئیں... عمران ناشتہ ختم کر کے سر جھکائے بیٹھا رہا۔ بیگم جعفری تھوڑی دیر بعد بولیں! "اگر آپ اٹھنا چاہتے ہوں تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہو گا۔"

"اوہو--جج... جی ہاں... شکریہ!..." عمران اٹھتا ہوا بولا اور چپ کمرے سے نکل گیا!

غزالہ اور روحی پھوٹ پڑیں... کافی دیر تک ہنستی رہیں... رضیہ بھی ہنس رہی تھی اور بیگم جعفری کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"امی... مزہ آگیا!" غزالہ اپنی ہنسی روکتی ہوئی بولی۔ "یہ کوئی بہت بڑا ڈیوٹ ہے! اور بھیا نے گھر کے قبرستانی ماحول سے اکتا کر اسے یہاں بلوایا ہے... ہم اتنا دل کھول کر کب سے نہیں ہنسے... آپ خود سوچئے!..."

"ہنسو!... آخر ایک دن...! میرے سرہانے بیٹھ کر رونا! جمیل کی یہ حرکت میری جان لے گی! تم دیکھ لینا!"

" آپ بھی کیسی باتیں کرتی ہیں... امی!" رضیہ بول پڑی "خاک ڈالئے سب پر... آپ سے زیادہ ہمارے لئے اور کوئی نہیں ہے! آپ خواہ مخواہ فکر کر کے پریشان ہوتی ہیں! مجھے تو ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں ہے!"

"تم مجھے بہلانے کے لئے یہ کہہ رہی ہو!" بیگم جعفری نے مغموم آواز میں کہا! "میں کیسے مان لوں کہ شوہر کی بے راہ روی تمہارے لئے تکلیف دہ نہیں ہے--!"

"بالکل نہیں ہے امی!" رضیہ نے کہا! "میں جانتی ہوں کہ آپ میرے لئے ہی پریشان ہیں! کہئے تو میں کوئی بہت بڑی قسم کھا کر آپ کو یقین دلاؤں کہ مجھے اس کی بالکل پرواہ نہیں ہے!"

بیگم جعفری نے سر جھکا لیا۔ لیکن ان کے چہرے پر ابھی اضمحلال باقی تھا۔

(۳)

"ابے کیوں میرا وقت برباد کر رہا ہے... شکیل کے بچے!..." عمران آنکھیں نکال کر بولا!

مگر شکیل بدستور بولتا رہا! "خدا کی قسم اگر تم نے اسے دیکھ لیا تو کلیجہ تھام کر بیٹھ جاؤ گے... ایسی حسین عورت آج تک میری نظروں سے نہیں گزری!..."

"اگر نہیں گزری تو اس میں میرا کیا قصور ہے!" عمران رو دینے والی آواز میں بولا "تم نہیں جانتے کہ میں فی الحال کن جنجالوں سے پیچھا چھڑا کر تم تک پہنچا ہوں! میرے پاس بہت تھوڑا وقت ہے..." شکیل چند لمحے خاموش رہا پھر بولا! "پہلے وہ یہاں کے ایک ہوٹل میں مقیم تھی! اور لوگوں کے ہاتھ دیکھ کر ان کے مستقبل کے متعلق پیش گوئی کیا کرتی تھی تم خود سوچ سکتے ہو کہ وہاں کتنی بھیڑ بھاڑ رہتی ہو گی... بہتیرے تو محض اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے وہاں

جا پہنچے تھے....."

"معاملے کو زیادہ طول نہ دو!..... یہ بتاؤ کہ وہ یہاں تمہاری کوٹھی میں کیسے آئی!"

"جمیل بھائی ایک تقریب میں مدعو تھے! وہ بھی وہاں آئی تھی جب بھائی جمیل وہاں سے چلنے لگے تو اس نے انہیں روک کر کہا کہ وہ اس وقت مشرقی پھاٹک سے عمارت میں نہ داخل ہوں!"

"کس عمارت میں!" عمران نے پوچھا!

"یہیں -- اسی عمارت میں..... یہاں دو پھاٹک ہیں ایک شمال کی طرف اور دوسرا مشرق کی طرف۔ آمد و رفت مشرق ہی کی جانب والے پھاٹک سے رہتی ہے! بہر حال بھائی جمیل جو ذرا فلسفی قسم کے آدمی ہیں ہنسنے لگے تھے۔ اس پر اس عورت نے کہا تھا کہ وہ جادوگر نہیں ہے بلکہ ستاروں کی چال سے یہی ظاہر ہے کہ مشرقی پھاٹک نو اور دس بجے کے درمیان مخدوش ہو جائے گا۔ انہوں نے اخلاقاً اس سے وعدہ کر لیا تھا..... لیکن ان کا ارادہ نہیں تھا کہ وہ اس کے کہنے پر عمل کریں گے!..... مگر پھر گھر کے قریب پہنچنے پر یک بیک انہوں نے ارادہ بدل دیا۔ وہ شمالی پھاٹک کے قریب آئے جو بند تھا..... ویسے اسے کھلوانے میں بھی کوئی دشواری نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ چوکیدار کا کوارٹر اسی سے ملا ہوا ہے!..... وہ گاڑی روک کر پھاٹک کھلوانے کے لئے اتر ہی رہے تھے کہ ایسا معلوم ہوا جیسے دور کہیں کوئی دیوار گری ہو! پہلے تو انہوں نے اس پر دھیان نہیں دیا پھر اچانک مشرقی پھاٹک کا خیال آیا۔ عورت کا انتباہ یاد آیا، وہ بڑی تیزی سے گاڑی میں بیٹھے اور مشرقی پھاٹک کی طرف چل پڑے۔ اور پھر ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب انہوں نے دیکھا کہ پھاٹک کا اوپری حصہ ٹوٹ کر نیچے آگرا ہے! ان کا بیان ہے کہ مشرقی پھاٹک سے گذرنے کیلئے انہیں ٹھیک اسی وقت اس میں داخل ہونا پڑتا جب وہ شمالی پھاٹک پر کار سے نیچے اترے تھے! یعنی پہلی صورت میں وہ پھاٹک ان کی کار ہی پر آرہتا۔ یہیں سے مصیبت شروع ہوتی ہے!"

" آہا -- مصیبت کیوں!" عمران ہونٹ سکوڑ کر بولا "کلیجہ تھامے بیٹھے رہا کرو! تم چلتے پھرتے کیوں ہو!"

شکیل ہنسنے لگا! -- کچھ دیر بعد اس نے کہا" ظاہر ہے کہ یہ واقعہ جمیل بھائی جیسے فلسفی کے ذہن پر بھی بری طرح اثر انداز ہوا۔ تم ان سے اچھی طرح واقف نہیں ہو! وہ اپنا زیادہ وقت لائبریری میں گزارتے ہیں! فلسفے سے زیادہ دلچسپی ہے!..... ظاہر ہے کہ فلسفی انتہائی درجہ خشک طبیعت رکھتے ہیں! -- مگر اس واقعہ نے انہیں اتنا متاثر کیا کہ وہ دوسرے دن اس ہوٹل میں جا پہنچے جہاں یہ عورت مقیم تھی!..... ایک گھنٹے میں اس سے اور زیادہ متاثر ہو کر واپس آئے.....

آہستہ آہستہ ان کی عقیدت بڑھتی ہی گئی!..... اور پھر وہ ایک دن اسے یہاں لے آئے.....! امی سے وہ بہت ڈرتے تھے! مگر اب یہ حال ہے جیسے انہیں ان کی پرواہ ہی نہ ہو --!"

"مگر اس سلسلے میں عمران الو کا پٹھا کیا کر سکتا ہے!" عمران جھنجھلا کر بولا۔! "تم نے مجھے کیوں بلایا۔"

"پوری بات بھی تو سنو پیارے.....!" شکیل مسکرا کر بولا!

"دو گھنٹہ سے تم پوری بات سنا رہے ہو.....!"

اچھا اب تم اپنا منہ بند رکھو!" شکیل ہاتھ اٹھا کر بولا۔

"بند ہے۔!"

شکیل نے ایک سگرٹ سلگایا اور تین چار کش لے کر بولا!" بات اگر یہیں تک رہتی تو کوئی ایسی خاص بات نہیں تھی دنیا کے سارے مرد بیوی کی موجودگی میں بھی کسی دوسری عورت کے خواب دیکھتے رہتے ہیں اور یہ بتانا مشکل ہوتا ہے کہ زندگی میں کب کوئی دوسری عورت داخل ہو جائے"

"پھر بات بڑھائی تم نے --!" عمران -- میز پر گھونسہ مار کر دھاڑا۔

"ابے کیا میں عورتوں کے داخل خارج کے لئے آیا ہوں! شکیل کے بچے! کام کی بات کرو۔"

"معاف کرنا مجھے نہیں معلوم تھا کہ اب بھی تمہیں عورت کے نام سے بخار آجاتا ہے.....!"

"ملیریا!..... "عمران سعادت مندانہ انداز میں سر ہلا کر بولا!

"خیر ہاں تو -- بات دراصل یہ ہے کہ یہ عورت بڑی پر اسرار معلوم ہوتی ہے --!"

"گدھے ہو تم -- شیکسپیئر تک کو عورتیں پراسرار معلوم ہوتی تھیں ہر عاشق کو..... اس کی.....وہ..... کیا کہتے ہیں..... ممبوسہ..... بمبوسہ..... نہیں کچھ اور کہتے ہیں!..... وہ جو عاشق کی.....مادہ..... ہوتی ہے.....!"

"محبوبہ --!" شکیل شرارت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ بولا!

"محبوبہ..... محبوبہ.....! ہاں تو ہر عاشق کو اس کی محبوبہ پراسرار معلوم ہوتی ہے..... تو اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ ہر عاشق محکمہ سراغرسانی کو بور کرتا پھرے!....."

" اُو..... خدا کے بندے میری بات بھی سنو۔!"

"نہیں سنتا!..... "عمران حلق پھاڑ کر چیخا!" اتنی دیر سے جھک مار رہے ہو! مگر ابھی تک تم نے مجھے کوئی خاص بات نہیں سنائی!"

"اب میں بالکل خاص الخاص بات بتانے جارہا ہوں!.... بس منہ بند رکھو!" شکیل ہاتھ اٹھا کر بولا!" یہ بتاؤ اگر تم کسی ایسی عورت کو راتوں میں اٹھ اٹھ کر عمارات کے مختلف گوشوں میں چوروں کی طرح جاتے دیکھو تو کیا کرو گے!...."

" آہم--!" عمران انگڑائی لیتے لیتے رک گیا۔

شکیل کہتا رہا!" جاڑوں کی راتیں ہیں! بارہ بجے تک پوری عمارت قبرستان ہو جاتی ہے! اور پھر وہ اپنے کمرے سے نکل کر چوروں کی طرح کچھ تلاش کرتی پھرتی ہے! باریک شعاع والی ٹارچ اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے کبھی اس کی روشنی دیواروں پر رینگتی نظر آتی ہے اور کبھی فرش پر میں تین راتوں سے اسے دیکھ رہا ہوں لیکن میں نے ابھی تک کسی سے بھی اس کا تذکرہ نہیں کیا--!"

"یہ تم نے بہت اچھا کیا ہے--!" عمران بڑبڑایا "اور کوئی خاص بات...."

"وہ کہتی ہے کہ وہ سوئٹزر لینڈ سے تنہا آئی ہے اور یہاں کسی بھی غیر ملکی سے اس کی جان پہچان نہیں ہے! لیکن میرا خیال ہے کہ وہ غلط کہتی ہے--!"

"کس بنا پر خیال ہے!"

"پچھلی شام وہ اور جمیل بھائی-- تفریح کے لئے باہر گئے تھے! اور میں ان دونوں کا تعاقب کر رہا تھا! بات یہ ہے کہ جب سے اس کی راتوں کی مصروفیات میرے علم میں آئی ہیں میں تقریباً ہر وقت اس پر نظر رکھنے کی کوشش کرتا ہوں!.... بہر حال پچھلی شام مجھے شبہ ہوا ہے کہ وہ ایک غیر ملکی کو اشارہ کر رہی تھی.... یہ میں نہ بتا سکوں گا کہ وہ انگریز تھا جرمن تھا یا فرانسیسی یا یورپ کے کسی اور ملک کا باشندہ لیکن مجھے شبہ ہے کہ اس نے اسے اشارہ کیا تھا!...."

"کہاں کی بات ہے۔!"

"پچھلی شام وہ لوگ فگارو میں تھے! یہاں کی بہترین تفریح گاہ!"

"مگر--! یہاں کے بہتیرے بڑے آدمی جمیل سے خار بھی کھانے لگے ہوں گے--!" عمران بولا!

"قدرتی بات ہے--! یہاں کے بہتیرے عیاش اور دولت مند لوگوں نے کوشش کی تھی کہ وہ ہوٹل کی رہائش ترک کر کے ان کیساتھ قیام کرے.... لیکن وہ اس پر تیار نہیں ہوئی تھی.... بس میدان جمیل بھائی کے ہاتھ رہا!.... وہ ان سے کہہ رہی تھی کہ اسے ہوٹل میں سکون نہیں ملتا! جمیل بھائی نے اپنے ساتھ قیام کرنے کی پیش کش کی-- اور وہ فوراً ہی تیار ہو گئی!-- کیا یہ حیرت انگیز بات نہیں ہے! گویا وہ اسی کی منتظر تھی کہ جمیل بھائی اس کے لئے اس سے کہیں!"

عمران کچھ نہ بولا-- شکیل کہتا رہا!" اب یہاں اس عمارت میں اس کی معتقدین کی بھیڑ رہتی ہے! نو بجے سے بارہ بجے تک--! امی کو یہ چیز سخت ناگوار ہے....! لیکن بھائی جان کا رویہ کچھ اس قسم کا ہے کہ وہ ان سے نہیں کہنا چاہتیں.... ہو سکتا ہے وہ انہیں سخت باتیں کہہ دیں--! لیکن اگر کبھی انہوں نے ایسی حرکت کی تو خدا کی قسم جمیل بھائی کی گردن اڑا دوں گا!"

"یہ تمہاری سوتیلی ماں ہیں--!" عمران نے کہا۔

"میں نہیں سمجھتا!.... ہم میں سے کوئی بھی نہیں سمجھتا.... خود امی بھی نہیں سمجھتیں کہ وہ ہماری سوتیلی ماں ہیں! مجھے بڑی تکلیف ہوتی ہے جب کوئی کہتا ہے کہ وہ میری سوتیلی ماں ہیں!"

عمران کچھ سوچ رہا تھا شکیل بھی خاموش ہو گیا!.... پھر عمران کچھ دیر بعد بولا "تم نے اس غیر ملکی کا تعاقب نہیں کیا۔ جسے اس عورت نے اشارہ کیا تھا....!"

"یہی غلطی ہو گئی مجھ سے!" شکیل لمبی سانس لے کر بولا۔ "مجھے اس کا تعاقب کرنا چاہئے تھا!

"خیر....!" عمران نے انگڑائی لے کر کہا۔ "میں دیکھوں گا--! کیا تم بتا سکتے ہو کہ اسے یہاں اس عمارت میں کس چیز کی تلاش ہو سکتی ہے؟"

"مجھے خود حیرت ہے! کیونکہ میں کسی ایسی چیز سے واقف نہیں ہوں جس میں کوئی غیر ملکی عورت دلچسپی لے سکے! اور یہاں تک پہنچنے کے لئے اسے اتنا لمبا چوڑا ڈرامہ اسٹیج کرنا پڑے!"

"ہو سکتا ہے! تمہاری امی کسی ایسی چیز سے واقف ہوں!"

"میں نہیں کہہ سکتا!.... اور نہ اس تذکرے کو ان کے سامنے چھیڑ سکتا ہوں؟"

"کیوں؟"

"ان کی پریشانی بڑھ جائے گی!.... میں نہیں چاہتا کہ وہ مزید الجھنوں میں پڑیں!"

"ہوں--!" عمران پھر کچھ سوچنے لگا تھا!

کچھ دیر بعد اس نے پوچھا!" وہ عورت کس نام سے پکاری جاتی ہے!"

"اسٹارٹیا!"

"نام سے تو سوئیس ہی معلوم ہوتی ہے!" عمران بڑبڑایا.... چند لمحے خاموش رہ کر پھر بولا" کیا وہ لوگوں سے کچھ فیس بھی لیتی ہے؟"

"ہاں--! ہاتھ دیکھنے کے پچیس روپے! روحوں سے ملاقات کرانے کے تین سو روپے!"

"کیا!--" عمران آنکھیں پھاڑ کر بولا "وہ روحوں سے ملاقات بھی کراتی ہے....!"

"ہاں! میں نے سنا ہے! اس قسم کا کوئی عمل کرتے نہیں دیکھا۔"

"اور اس کے باوجود اس سے خائف نہیں ہو.... راتوں کو چھپ چھپ کر اس کا تعاقب کیا

کرتے ہو بڑے دلیر ہو تم--!"

"یار-- عمران ڈیر-- عورت ہی تو ہے!.... اگر امی کا خوف نہ ہوتا تو میں خود بھی اس پر عاشق ہو جاتا--!"

"خبردار--!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا "اب تم اس پر عاشق نہیں ہو سکتے! کیونکہ میں صرف نام ہی سن کر عاشق ہو گیا ہوں-- اسٹاریٹا.... ہا.... ہا.... کتنی مٹھاس ہے!.... ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی نے کانوں میں شیرے کی بالٹی الٹ دی ہو!...."

"تم.... اور.... عاشق....!" شکیل ہنسنے لگا!

"کیوں-- کیا ہوا.... کیا مجھے عاشق ہونا نہیں آتا.... پہلے نہ آتا ہوگا-- مگر اب میں بڑی صفائی سے عاشق ہو سکتا ہوں اب تم مجھے دکھاؤ.... اس عورت.... نہیں.... اسٹاریٹا.... اسٹاریٹا مجھے اچھا نہیں لگتا۔ اس لئے میں اسے صرف ریٹا کہوں گا!"

شکیل گھڑی کی طرف دیکھتا ہوا بولا "پندرہ منٹ بعد وہ لان پر نکل آئے گی پھر تم قریب سے اس کے درشن کر سکو گے!"

"پندرہ منٹ بہت ہوتے ہیں!" عمران سچ مچ عاشقوں کے سے انداز میں ٹھنڈی سانس لے کر بولا!

(۴)

عمران نے اسے دیکھا!.... وہ سچ مچ بہت حسین تھی!.... نکلتا ہوا قد.... متناسب الاعضاء!.... جسم پر چست لباس! شانوں پر ڈھلکتی ہوئی گھونگھریالی زلفیں جن کی رنگت سنہری تھی!.... خدوخال غیر معمولی جن کے متعلق عام طور پر خیال کیا جاتا تھا کہ وہ ناقابل بیان ہیں! یعنی الفاظ میں ان کی تصویر پیش کرنا ناممکن ہے!.... بہتیرے کہتے ہیں کہ شائد وہ خود بھی کوئی روح ہے خود عمران نے بھی یہی محسوس کیا کہ کچھ دیر دیکھتے رہنے کے باوجود بھی محض یادداشت کے سہارے اس کی شکل و صورت کے متعلق کچھ نہ بتا سکے گا! کبھی اس کا اوپری ہونٹ ایک خفیف سے خم کے ساتھ اوپر اٹھ جاتا اور کبھی ایسا معلوم ہوتا جیسے وہ ناک کی جڑ سے دہانے تک بالکل ہموار ہو.... کبھی آنکھیں خوابناک سی معلوم ہوتیں اور ان سے اداسی جھانکنے لگتی اور کبھی ایسا معلوم ہوتا جیسے جسم کی ساری قوت آنکھوں میں کھنچ آئی ہو!-- نہ جانے کیوں ان بدلتی ہوئی کیفیات کا اثر اس کے خدوخال پر بھی پڑتا تھا!

وہ لان پر ٹہل رہی تھی! اس کے ساتھ جمیل بھی تھا! شکیل اور جمیل میں کافی مشابہت تھی ویسے دونوں کی ظاہری حالتوں میں بڑا فرق تھا! جمیل کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔ ٹھہراؤ تھا! اس کے برعکس شکیل کھلنڈرا اور شوخ معلوم ہوتا تھا۔

"کیا میں جمیل بھائی سے تمہارا تعارف کراؤں!" شکیل نے عمران سے پوچھا!

"ہرگز نہیں!" عمران دانت جما کر بولا۔ "میں رقیبوں سے متعارف ہونا پسند نہیں کرتا!"

"کیا مطلب!"

"میں ابھی اور اسی وقت ان حضرت کو رقیب ڈکلیر کرتا ہوں! کیونکہ پہلی ہی نظر میں اس دمبالہ عالم پر عاشق ہو چکا ہوں!"

"دمبالہ عالم--! یہ کیا بلا ہے!" شکیل پر ہنسی کا دورہ پڑ گیا!

"جاہل!.... ہو.... تم کیا جانو.... میں نے اردو کے ایک عشقیہ ناول میں پڑھا تھا!.... عاشق اپنی ممنونہ.... ارر.... پھر بھول گیا.... کیا کہتے ہیں.... محبوبہ.... محبوبہ.... کو ستمگر جفاپیشہ.... اور دمبالہ عالم کہتا ہے--!"

"ابے.... قتالہ عالم ہوگا.... عاشق کے بچے....!"

"ارر ہاں.... یہی تھا!...." عمران حیرت سے بولا "تمہیں کیسے معلوم ہوا...."

"دیکھو! ڈیر.... عمران!.... تم اسے الو بنایا کرو! جو تم سے واقف نہ ہو!...."

"اچھا تو کوئی ایسا ہی آدمی پکڑ لاؤ.... میں اس وقت الو بنانے کے لئے بے چین ہوں.... جلدی کرو!.... ورنہ میرا نروس بریک ڈاؤن ہو جائے گا!"

دفعتاً اسٹاریٹا.... ان کی طرف مڑی.... وہ اس سے تھوڑے ہی فاصلے پر پام کے بڑے گملوں کے درمیان کھڑے تھے!.... شکیل کو دیکھ کر وہ بڑے دلآویز انداز میں مسکرائی۔

پھر وہ کچھ اس طرح ان کی جانب بڑھنے لگی جیسے وہ ارادتاً ایسا نہ کر رہی ہو! کچھ یونہی چہل قدمی کے طور پر!

"ارے باپ رے!" عمران خوفزدہ آواز میں بولا! "یہ تو اسی طرف آ رہی ہے!"

"آنے دو! میں نے اکثر محسوس کیا ہے کہ وہ مجھ سے کچھ کہنا چاہتی ہے۔" عمران نے جیب سے تاریک شیشوں کی عینک نکال کر لگا لی!

اسٹاریٹا ان کے قریب آ کر رک گئی۔ اس کے ساتھ شکیل کا بڑا بھائی جمیل بھی تھا۔

"ہیلو!.... مسٹر شکیل....!" ریٹا نے اپنی مسکراہٹ میں کچھ اور زیادہ دلکشی پیدا کر کے کہا!

"آپ سے ملاقات ہی نہیں ہوتی!"

“یہی شکایت مجھے بھی آپ سے ہے!....” شکیل موم کے ڈھیر کی طرح پگھل گیا!....

“واہ....!” وہ ہنسی....!” میں تو یہیں رہتی ہوں!”

“مگر آپ بہت زیادہ مصروف رہتی ہیں!” شکیل نے کہا!

“پھر بھی مجھے توقع ہے کہ آپ سے ملاقات ہوتی رہے گی!”

“یقیناً--!” شکیل مسکرایا!....

جمیل اس دوران عمران کو گھورتا رہا تھا جو کسی فوجی کی طرح اٹینشن کی پوزیشن میں کھڑا تھا! لیکن جمیل نے شکیل سے اس کے متعلق کچھ نہیں پوچھا....

وہ دونوں پھر ٹہلتے ہوئے دوسری طرف نکل گئے!.... عمران بدستور اسی طرح کھڑا رہا!.... جب اسٹاریٹا اور جمیل دوسری طرف کی کنجوں میں نظروں سے اوجھل ہو گئے تو شکیل عمران کو جھنجھوڑتا ہوا بولا! “تمہیں تو سانپ ہی سونگھ گیا تھا!....”

عمران کسی اکڑی ہوئی لاش کی طرح کھڑا رہا!

“ارے....!” اچانک شکیل بوکھلا کر پیچھے ہٹ گیا! عمران کی سیاہ عینک کے شیشوں کے نیچے موٹے موٹے آنسو ڈھلک رہے تھے!

پھر اس نے اس کی عینک اتارلی.... عمران کی آنکھیں کچھ ویران سی نظر آرہی تھیں اور آنسو تھمنے کا نام نہیں لیتے تھے!.... شکیل نے ایک قہقہے کے لئے اسٹارٹ لیا.... لیکن پھر اس طرح خاموش ہو گیا جیسے وہ غلطی پر رہا ہو! کیونکہ عمران کی سنجیدگی اور آنسوؤں کی روانی میں کوئی فرق نہیں واقع ہوا تھا۔

“عمران کیا ہو گیا ہے تمہیں--!” شکیل اسے دوبارہ جھنجھوڑتا ہوا بولا!

“کچھ نہیں!....” عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا! “جب مجھے کوئی شعر یاد نہیں آتا تو یہی حالت ہوتی ہے.... میری-- میں بہت دیر سے وہ شعر یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں.... دیوانہ بنانا ہے تو پروانہ بنادے!.... لیکن پورا شعر یاد نہیں آرہا!.... تم بتاؤ میں کیا کروں پچھلے سال ایسے ہی ایک موقع پر مجھے ڈبل نمونیہ ہو گیا تھا!....”

“کیا بک رہے ہو--!” شکیل بے ساختہ ہنس پڑا....

“ارے لعنت ہے تمہاری دوستی پر میں رو رہا ہوں اور تم ہنس رہے ہو! خدا سمجھے تم سے!”

“کیا اس عورت نے تمہیں رونے پر مجبور کیا ہے!”

“نہیں! وہ بیچاری کیوں! ویسے وہ مجھے سو فیصدی یتیم معلوم ہوتی ہے!.... یہ تمہارے بھائی جمیل تھے--!” عمران رومال سے اپنے آنسو خشک کرتا ہوا بولا!

“تم رو کیوں رہے تھے۔!”

“میں اس لئے رو رہا تھا کہ یہ مقدر ہی کی خرابی ہے.... مجھے ایک ایسے رقیب کو قتل کرنا پڑے گا جو میرے بھائی کا دوست.... ارر.... دوست کا بھائی ہے....!”

“کیوں بک رہے ہو--” شکیل برا سا منہ بنا کر بولا!

“میں بک رہا ہوں!”.... عمران دانت پیس کر بولا.... کیا حق ہے تمہارے بھائی کو.... میں نے اس عورت کو آج سے اٹھارہ سال پہلے خواب میں دیکھا تھا.... اس نے مجھ سے کہا تھا کہ بس تم جلدی سے جوان ہو جاؤ.... ہاں.... پھر جب میں جوان ہو گیا تو.... اس نے ایک رات پھر خواب میں کہا اب تم.... جلدی سے بوڑھے ہو جاؤ ہم دوسری دنیا میں ملیں گے.... فراڈ سالی کہیں کی.... ارر.... ہپ.... لاحول.... شائد محبوبہ کو سالی والی نہیں کہا جاتا! اچھا اب تم مجھے اجازت دو! میں ذرا سول لائنز تک جاؤں گا--!”

“کیا--وہ.... ٹھہرو!.... اب اس کے عقیدت مندوں کی بھیڑ بھاڑ بھی دیکھتے جاؤ--!”

“نہیں--! کیا تم مجھ سے ہزاروں قتل کرانا چاہتے ہو!....”

“کیا تم کسی وقت بھی سنجیدہ نہیں ہو سکتے!”

“یہ سوال اس وقت کرنا جب میں کفن میں نظر آؤں! اچھا ٹاٹا! میں ایک گھنٹے بعد واپس آجاؤں گا!”

عمران تیر کی طرح پھاٹک سے نکلا کچھ دور پیدل چلتا رہا پھر ایک جگہ ایک ٹیکسی مل گئی اور وہ شہر کی طرف روانہ ہو گیا!

ٹیلیگراف آفس کے سامنے اس نے ٹیکسی رکوائی.... اور سیدھا اس کاؤنٹر کی طرف چلا گیا جہاں سے فون پر ٹرنک کال کی جاسکتی تھی۔ پانچ منٹ بعد وہ طویل فاصلے سے اپنی ماتحت جولیانا فٹز واٹر سے رابطہ قائم کر رہا تھا!

“جولیانا فٹز واٹر--” دوسری طرف سے آواز آئی۔

“ایکس ٹو-- شاداب نگر سے--! تم اور کیپٹن جعفری پہلے ملنے والے جہاز سے شاداب نگر پہنچو--! تم سب ایک طرح سے نالائق ہو! اگر میں عمران پر نظر نہ رکھوں تو.... وہ میری آنکھوں میں دھول جھونک جائے!”

“کیوں--؟ کیا ہوا.... جناب!....”

“ٹی۔ تھری بی!”

“میں نہیں سمجھی جناب--!”

”میں تمہیں ڈسچارج کردوں گا!“ عمران نے غصیلی آواز میں کہا! ”تم ٹی۔ تھری- بی سے واقف نہیں ہو!.... میں فرانس بوہیمیا اور جرمنی کی بات کر رہا ہوں!“

”اوہ-- جناب!.... میں سمجھ گئی!.... وہ یہاں؟....“

”ہاں-- یہاں شاداب نگر میں لیکن تمہیں شرم سے ڈوب مرنا چاہئے کہ تمہاری موجودگی میں بھی عمران کو سب سے پہلے اس کا علم ہوا.... اور آج وہ دونوں ایک ہی عمارت میں مقیم ہیں!“

”ٹھیک ہے جناب!“ جولیا کی آواز آئی! ”کیا آپ نہیں جانتے کہ عمران سر سلطان کا خاص آدمی ہے۔ سر سلطان محکمہ خارجہ کے سیکرٹری ہیں! اور وہ اکثر اسے ہم لوگوں پر بھی فوقیت دیتے ہیں!“

”سر سلطان کی کیا حقیقت ہے میرے سامنے!“ عمران بحیثیت ایکس ٹو غرایا! ”جب تک میں چاہوں وہ اس عہدے پر رہ سکتے ہیں! اچھا اب غیر ضروری باتیں بند--! تم دونوں جتنی جلد ہو سکے یہاں پہنچو!-- پرنس میں تمہارا قیام ہوگا-- میں خود ہی تم سے رابطہ قائم کروں گا!“

”شائد میں آپ کو دیکھ بھی سکوں!“

”تمہاری یہ خواہش کبھی نہ پوری ہو سکے گی حالانکہ تم نے مجھے ہزاروں بار دیکھا ہے!“ عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا!

۵

شام کی چائے عمران کو پھر خاندان والوں ہی کے ساتھ پینی پڑی! لیکن جمیل اس وقت بھی ان میں موجود نہیں تھا! شکیل نے عمران کو چھیڑنا چاہا! لیکن پھر خاموش رہ گیا۔

کیونکہ بیگم جعفری اس وقت بہت زیادہ اداس نظر آرہی تھیں! عمران سر جھکائے بیٹھا تھا اور اس کی چائے ٹھنڈی ہو رہی تھی!.... دفعتاً اس نے خاموشی سے نیا شغل شروع کر دیا.... میز پر کہیں کہیں ایک آدھ مکھیاں بیٹھی ہوئی تھیں!.... عمران انہیں پکڑنے کے لئے آہستہ آہستہ چٹکی بڑھاتا اور وہ اڑ جاتیں!.... بالکل ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ وہاں خود کو بالکل تنہا محسوس کر رہا ہو! شکیل کے علاوہ اور سبھی اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ شکیل کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ تھی!....

”بہت مشکل کام ہے جناب!“ دفعتاً رضیہ بولی اور عمران کا ہاتھ جہاں تھا وہیں رک گیا! پھر بیگم جعفری کے علاوہ اور سب ہنس پڑے عمران بھی ہنس رہا تھا لیکن اس کی ہنسی میں شرمندگی بھی شامل تھی گویا وہ جھینپی ہوئی ہنسی کی ایک شاندار ایکٹنگ تھی!

”جی بات یہ ہے کہ!“ وہ احمقانہ انداز میں بولا ”میں بچپن میں اسی طرح ٹڈے پکڑا کرتا تھا۔ اپنا بچپن مجھے یاد آیا کرتا ہے۔ مجھے اس وقت تک کی باتیں یاد ہیں جب میں ایک سال کا تھا۔

”خوب....!“ بیگم جعفری سنجیدگی سے بولیں!

”جی ہاں! لوگوں کو یقین نہیں تھا!-- مگر جب میں اس زمانے کی باتیں کرنے لگتا ہوں تو میری ممی حیرت زدہ رہ جاتی ہیں.... کہتی ہیں! ارے.... تو اس وقت صرف چھ ماہ کا تھا!....“

”کمال ہے!....“ غزالہ حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولی.... لیکن عمران صرف بیگم جعفری ہی سے مخاطب رہا.... وہ کہہ رہا تھا ”مجھے اچھی طرح یاد ہے.... جب دو برس کا تھا تو اس عمارت میں آیا تھا.... یہ غالباً ۱۹۳۰ء کا واقعہ ہے یہاں صرف ایک بوڑھی عورت رہتی تھی!“

”۳۰ء کی بات کر رہے ہیں آپ!“ بیگم جعفری نے پوچھا!

”جی ہاں۔!“

”تب پھر یہاں آپ کی حیرت انگیز یادداشت آپ کو دھوکا دے رہی ہے!“ انہوں نے مسکرا کر کہا!

”یہ ناممکن ہے!“

”یقین کیجئے!.... ہم نے یہ عمارت ۱۹۳۰ء میں ایک بوڑھے انگریز سے خریدی تھی! وہ یہاں تنہا رہتا تھا!.... اس کے ساتھ کوئی بوڑھی عورت نہیں تھی!“

”میں کیسے یقین کرلوں!“.... عمران بڑبڑایا ”میری یادداشت!“

”آپ اپنے بیان کے مطابق صرف دو برس کے تھے!“ بیگم جعفری مسکرائیں!

”جی ہاں--!“

”تب آپ کی یادداشت پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا! میں اس وقت جوان تھی۔“

”مجھے افسوس ہے کہ میری یادداشت!....“ عمران مغموم آواز میں بڑبڑا کر رہ گیا! چند لمحے خاموش رہ کر بولا ”اچھا اس بوڑھے انگریز کا نام کیا تھا۔

”مسٹر گورڈن--!“

”اُف.... فوہ! مجھے مسز گورڈن یاد آرہا ہے....!“

”یہاں کوئی مسز گورڈن نہیں تھی!“

بیگم جعفری اسے بولنے کا موقع دیئے بغیر لڑکیوں کی طرف دیکھ کر بولیں۔ ”اس وقت ہم اس کوٹھی کو خرید کر بڑی مصیبت میں پڑ گئے تھے تم لوگوں کو کیا یاد ہوگا تم سب چھوٹے

تھے!.... جس دن ہم نے کوٹھی خریدی اسی دن پولیس نے یہاں چھاپہ مارا.... مگر گورڈن تو جا چکا تھا!.... بعد کو ہمیں معلوم ہوا کہ وہ انگریز نہیں تھا بلکہ کسی دوسری سلطنت کا جاسوس تھا! مہینوں پولیس ہم سے پوچھ کچھ کرتی رہی! عجیب مصیبت تھی۔ رات کو سونے لیٹے ہیں اور پولیس کے آفیسر باہر دستک دے رہے ہیں! بعض اوقات تو ایسا معلوم ہوتا جیسے پولیس ہم پر بھی شبہ کر رہی ہو....۔"

"وہ جاسوس تھا!" عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا!

لیکن بیگم جعفری اس جملے کا جواب دیئے بغیر بولتی رہیں!" پولیس والے جب بھی آتے پوری کوٹھی الٹ پلٹ کر رکھ دیتے! کچھ نہیں تو کم از کم ڈیڑھ سو بار تلاشی لی گئی تھی۔ پھر جب تمہارے پاپا نے وائسرائے سے شکایت کی تھی تب کہیں جا کر یہ سلسلہ ختم ہوا تھا!"

"لفظ وائسرائے مجھے ایسا لگتا ہے جیسے کوئی مینڈک پاجامہ پہنے پھدک رہا ہو!" عمران نے بڑی سنجیدگی سے کہا اور سب لوگ ہنس پڑے.... عمران کے چہرے پر بکھری ہوئی حماقت میں کچھ اور اضافہ ہو گیا تھا۔

"کیا آپ نے سچ مچ انگلینڈ میں تعلیم حاصل کی تھی--!" بیگم جعفری نے پوچھا۔!

"نہیں! بلکہ وہاں تعلیم مجھے حاصل کر گئی تھی!.... خدا نہ لے جائے کسی شریف آدمی کو انگلینڈ.... یہ شکیل صاحب تو جانتے ہیں کہ وہاں پکوڑے اور بارہ مسالے کی چاٹ کھانے کے لئے کتنا بیتاب رہا کرتا تھا! وہاں جلیبیاں بھی نہیں ملتی تھیں۔ خدا غارت کرے ان انگریزوں کو.... مگر اب سنا ہے کہ آجکل وہاں حقے کا خمیر بھی مل جاتا ہے!"

"ہاں مجھے یاد آیا!" شکیل ہنسی ضبط کرتا ہوا بولا۔ "ایک بار تم نے وہاں ایک بڑے ہوٹل میں بینگن کا بھرتا طلب کیا تھا! اور بیچارہ ویٹر بینگن کا تلفظ صحیح کرنے کی کوشش میں بیہوش ہو گیا تھا

بیگم جعفری لڑکیوں کی طرف دیکھتی رہیں!.... شکیل کے علاوہ اور سبھی عمران کے متعلق الجھن میں تھے! یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی کہ عمران آدمیوں کے کس ریوڑ سے تعلق رکھتا ہے۔

عمران نے اب پھر چپ سادھ لی تھی۔

٦

رات کے کھانے کی میز پر بیگم جعفری نہیں تھیں! ان کی طبیعت کچھ خراب ہو گئی تھی! لہٰذا

دوسرے حاضرین کی بن آئی تھی! لڑکیاں عمران کو بات بات پر چھیڑ رہی تھیں!

"ہمیں حیرت ہے کہ لندن والوں نے آپ کو واپس کیوں آنے دیا!" غزالہ بولی!

"مجھے خود بھی حیرت ہے!" عمران نے بڑی معصومیت سے کہا۔

"وہاں اس زمانے میں کسی چڑیا گھر میں کوئی کٹہرہ خالی نہیں تھا!" شکیل سنجیدگی سے بولا!

عمران خاموش ہی رہا! وہ آسانی سے شکیل کی گردن لے سکتا تھا لیکن نہ جانے کیوں وہ ان سب کے قہقہوں کا نشانہ بنتا رہا غالباً ان لوگوں کا خیال تھا کہ وہ شکیل کا کوئی احمق دوست ہے جسے وقت گذاری کے لئے شکیل نے مہمان بنا لیا ہے۔ ان دنوں گھر کی فضا کچھ ماتمی سی رہی تھی! عمران کے آنے سے قبل یہاں کوئی دل کھول کر ہنستا ہوا نہیں دیکھا جاتا تھا! بیگم جعفری کو شائد ان دنوں قہقہوں سے نفرت ہی ہو گئی تھی! اسی لئے وہ زیادہ تر دوسروں سے الگ تھلگ رہتی تھیں!

اس وقت رات کے کھانے پر ان کی عدم موجودگی میں سبھی دل کھول کر ہنس رہے تھے حتیٰ کہ جمیل کی بیوی رضیہ بھی اپنی ازدواجی زندگی کے پیچیدہ مسائل کو فراموش کر کے بے تحاشا قہقہے لگا رہی تھی! ٹھیک اسی وقت جمیل کمرے میں داخل ہوا.... وہ تنہا تھا! اسے دیکھ کر سب خاموش ہو گئے۔

"امی کہاں ہیں!" اس نے آہستہ سے پوچھا۔

"اپنے کمرے میں!" غزالہ بولی۔ "ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔"

"اوہ--اچھا! مگر وہ مجھ سے خفا ہیں.... بہر حال اس وقت میں تم سب لوگوں کے پاس ایک درخواست لے کر آیا ہوں!"

کوئی کچھ نہ بولا! ان کی نگاہیں جمیل کے چہرے پر تھیں۔

" آپ تشریف رکھئے نا!...." عمران اپنی کرسی چھوڑ کر اٹھتا ہوا بولا! وہ کھانا ختم کر چکے تھے! اور اب انہیں کافی کا انتظار تھا!

" آپ تشریف رکھئے....! معاف کیجئے گا! آپ میرے لئے اجنبی ہیں! شکیل میاں نے بھی آپ کا تعارف نہیں کرایا!"

"ارے.... میں.... میرا تعارف!.... عمران ہے....! یعنی کہ میرا نام عمران ہے!"

"بڑی خوشی ہوئی آپ سے مل کر.... تشریف رکھئے! آپ یقیناً شکیل کے قریبی دوستوں میں سے ہیں!"

"جی ہاں.... مجھے اس کا.... خفر حاصل ہے....!" عمران بیٹھتا ہوا بولا!

"فخر جناب!...." رضیہ نے ٹوکا!

"ارر.... تو میں نے کیا کہا تھا!...." عمران نے بوکھلا کر کہا!

" آپ ڈیوٹ ہیں خاموش رہیئے!" شکیل بولا چند لمحے جمیل کو گھورتا رہا پھر اس سے پوچھا!

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں!"

" آخر تم لوگ اسٹاریٹا سے نفرت کیوں کرتے ہو اس سے ملو! اسے سمجھنے کی کوشش کرو! آج تک میری نظروں سے اتنی ذہین عورت نہیں گزری۔"

"کیا اس سے پہلے بھی کچھ عورتیں آپ کی نظروں سے گذر چکی ہیں!" رضیہ نے طنز آمیز لہجے میں پوچھا!

"اوہ...." یک بیک جمیل اس طرح سمٹ گیا جیسے رضیہ نے اسے تھپڑ مارا ہو!.... اس کے چہرے پر اضمحلال طاری ہو گیا۔ وہ چند لمحے سر جھکائے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر ہونٹوں ہی ہونٹوں میں کچھ بڑبڑاتا ہوا اٹھ گیا!.... لیکن ابھی دروازے سے باہر نہیں نکلا تھا کہ عمران اس کی طرف جھپٹا!.... پھر وہ دونوں ساتھ ہی ساتھ کمرے سے باہر نکلے!

"فرمایئے!" جمیل راہداری میں رک گیا!....

" آپ کو دیکھ کر نہ جانے کیوں.... میرا دل آپ کی طرف کھنچتا ہے.... آپ نے برا تو نہیں مانا!.... اف فوہ.... دیکھئے میں کتنا بیوقوف آدمی ہوں.... اگر آپ کو میری حرکت پر غصہ آئے تو مجھے معاف کر دیجئے گا!"

"میں نہیں سمجھا! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں!...."

"مجھے زیادہ پڑھنے لکھنے والوں سے بڑی محبت ہے! شکیل نے بتایا تھا کہ آپ بہت پڑھتے ہیں!"

"نہیں کچھ اتنا زیادہ نہیں!" جمیل ہنسنے لگا! "پڑھنے کے لئے اگر عمر جاوداں بھی ملے تو کم ہے!"

"سبحان اللہ -- کتنا عظیم.... اور فلسفیانہ خیال ہے!"

" آپ کو فلسفے سے دلچسپی ہے!"

"بہت زیادہ --!"

"تب تو حیرت ہے کہ شکیل سے آپ کی دوستی کیوں کر ہوئی!"

"میرے مقدر کی خرابی جناب ---- وہ مجھے بالکل الو سمجھتا ہے!"

"اوہو --! آیئے تو ہم.... یہاں کھڑے کیوں ہیں۔ میں آپ کو اپنا کچھ ورک دکھاؤں گا!"

"میری خوش نصیبی ہے --! چلئے!" عمران بڑبڑاتا ہوا اس کے ساتھ چلنے لگا! "میری سب سے بڑی خواہش یہی ہے کاش اپنے یہاں بھی کوئی اور یجنل تھنکر پیدا ہو سکے!"

"ہر ذی ہوش آدمی کی یہی خواہش ہونی چاہیئے!" جمیل نے کہا! "مگر مشکل تو یہ ہے کہ ہم من حیث القوم احساس کمتری کا شکار ہیں!"

"جی ہاں.... اور کیا۔؟"

"آپ شکیل کے بے تکلف دوستوں میں سے ہین!"

"جی ہاں --! شکیل مجھ سے بہت زیادہ بے تکلف ہیں!"

"کیا آپ میرے لئے اسے کچھ سمجھا سکیں گے!"

"کیوں نہیں!.... ضرور.... ضرور....!"

"ٹھہریئے! ہم اطمینان سے بیٹھ کر باتیں کریں گے۔ میرا خیال ہے آج صبح آپ بھی لان پر تھے۔ جب شکیل نے اسٹاریٹا سے گفتگو کی تھی!"

"اسٹاریٹا!" عمران نے اس انداز میں دہرایا جیسے اس لفظ کا مطلب اس کی سمجھ میں نہ آیا ہو!

"جی ہاں! وہ عورت جو میرے ساتھ تھی!"

"اوہو! -- وہ انگریز عورت!"

"انگریز نہیں! سوئیس ہے!"

"اچھا.... اچھا.... جی ہاں!.... مین نے اسے دیکھا تھا!"

"وہ بہت ذہین عورت ہے! چند دنوں کے لئے مہمان ہوئی ہے! لیکن گھر والوں کو یہ پسند نہیں ہے!"

"ارے یہ وہی عورت تو نہیں! جس کے متعلق شکیل نے مجھے بتایا تھا کہ وہ ہاتھ دیکھ کر مستقبل کے بارے میں پیش گوئی کرتی ہے اور چراغ کی لو پر روحوں سے ملاقات کراتی ہے!"

"جی ہاں! لیکن مجھے اس مشن سے کوئی دلچسپی نہیں ہے! میں تو اس کی علم دوستی اور ذہانت کا قدر دان ہوں!...."

"پھر میں شکیل کو کیا سمجھاؤں! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں!"

جمیل نے کوئی جواب نہ دیا! ایک کمرے کے دروازے سے پردہ ہٹاتے ہوئے اس نے عمران کو اندر چلنے کا اشارہ کیا!

یہ کمرہ کافی کشادہ تھا! مگر عمران کی سمجھ میں نہ آسکا کہ وہ لائبریری تھی یا خواب گاہ! یہاں ایک طرف ایک پلنگ بھی تھا جس پر بستر موجود تھا! اور چاروں طرف دیوار سے بڑی بڑی الماریاں لگی کھڑی تھیں ان الماریوں میں کتابیں تھیں! ایک طرف ایک بڑی میز پر اخبارات اور

رسائل کے ڈھیر تھے!

"تشریف رکھئے!" جمیل نے پلنگ کے قریب پڑی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کیا!

عمران بیٹھ گیا!

پھر جمیل نے خود ہی گفتگو کا سلسلہ شروع کیا!

"میرے خاندان کی عورتیں اسٹاریٹا سے نفرت کرتی ہیں اور اسٹاریٹا چاہتی ہے کہ وہ اس ملک کی عورتوں سے یہاں کے رسم ورواج کے متعلق معلومات حاصل کرے!"

"قدرتی بات ہے!"

"لیکن میرے گھر کی عورتیں اس کی صورت تک دیکھنے کی روادار نہیں ہیں! آپ خود سوچئے! وہ مجھ سے کہتی ہے کہ تمہارے گھر والے تمہاری طرح خوش اخلاق کیوں نہیں ہیں!"

"ضرور کہتی ہو گی--! لیکن آپ کی بیگم! میرا خیال ہے! وہ اسے قطعی پسند نہیں کرتیں!"

"آپ نے سنا تھا!.... رضیہ کا جملہ!" جمیل مایوسانہ انداز میں بولا! "عورت اپنی ذہنیت نہیں بدل سکتی خواہ وہ کتنی ہی تعلیم یافتہ کیوں نہ ہو! وہ سمجھتی ہے شاید میں اسٹاریٹا سے جنسی تعلقات رکھتا ہوں!"

"نہیں رکھتے آپ!" عمران نے حیرت سے پوچھا!

"ہرگز نہیں!...."

"لاحول ولا قوۃ--!" عمران برا سا منہ بنا کر بولا!

"کیوں جناب!...."

"ارے تو پھر کیا ذہانت چاٹنے کی چیز ہے!"

"معاف کیجئے گا آپ عجیب آدمی ہیں!"

"عجیب ترین کہئے!" عمران سر ہلا کر بولا! "عورتوں کے ساتھ بیکار وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ.... اب یہی ہے.... کیا نام اسٹار کٹیار.... نہیں بہر حال جو کچھ بھی نام ہو!"

"اسٹارٹیا--!" جمیل بڑبڑایا!

"جی ہاں-- جب سے میں نے اسے دیکھا ہے! پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے میرے سینے میں!"

"میں نے آپ کو سمجھنے میں غلطی کی تھی!...." جمیل نے مایوسی سے کہا!.... "اگر آپ جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں!"

"میں نہیں سمجھتا کہ آپ نے مجھے سمجھنے میں غلطی کی ہے!" عمران نے خوش اخلاقی سے کہا! "اسٹاریٹا سے میرا تعارف کرا دیجئے!"

"آپ ہوش میں ہیں یا نہیں!...." جمیل غصیلی آواز میں بولا۔

"میں بالکل ہوش میں ہوں۔ ابھی میرا عشق تیسرے اسٹیج میں نہیں پہنچا!"

"آپ تشریف لے جایئے یہاں سے! اگر آپ شکیل کے مہمان نہ ہوتے تو....!"

ٹھیک اسی وقت کسی نے دروازہ پر دستک دی!

"آجاؤ--!" جمیل عمران کو خونخوار نظروں سے گھورتا ہوا بولا! ایک نوکر کمرے میں داخل ہو کر بولا "میم صاحب آپ کو یاد کر رہی ہیں!"

"اچھا!" جمیل اٹھتا ہوا بولا! اسی کے ساتھ عمران بھی اٹھا۔ وہ راہداری ہی میں تھے کہ انہیں ایک چیخ سنائی دی!.... اور جمیل بے تحاشہ آواز کی طرف دوڑنے لگا! پھر عمران نے اسے ایک کمرے میں داخل ہوتے دیکھا۔ اور اسی کمرے سے پھر کسی عورت کے چیخنے کی آواز آئی!....

عمران بھی جھپٹ کر جمیل کے پیچھے ہی پیچھے کمرے میں داخل ہوا!--

کمرے میں ایک چھوٹی میز پر تین چراغ روشن تھے!.... اور اسٹاریٹا سامنے والی دیوار سے لگی کھڑی تھی!....

"کیا بات ہے!...." جمیل نے گھبرائے ہوئے لہجہ میں پوچھا! لیکن نہ تو ریٹا نے کوئی جواب دیا اور نہ اس کے جسم ہی میں حرکت ہوئی وہ دونوں اس کے قریب پہنچ چکے تھے!.... عمران نے دیکھا کہ ریٹا کا چہرہ پسینے میں ڈوبا ہوا ہے اور آنکھیں اس طرح پھیلی ہوئی ہیں جیسے اسے کوئی خوفناک چیز نظر آ گئی ہو! وہ پلکیں بھی جھپکا رہی تھی اور اس کی آنکھیں تینوں چراغوں پر جمی ہوئی تھیں!-- یہ سیاہ رنگ کے تین دیئے تھے! جن میں تیل میں ڈوبی ہوئی تین روئی کی بتیاں روشن تھیں!

جمیل نے پھر اسے مخاطب کیا! انداز بالکل ایسا ہی تھا، جیسے وہ دور کے کسی آدمی کو پکار رہا ہو! دفعتاً اسٹاریٹا چونک پڑی اور پھر کپکپاتی ہوئی آواز میں بولی "اوہ.... مسٹر جمیل.... خدا کے لئے ان چراغوں کو بجھا دو.... بجھا دو!"

"کیا بات ہے۔؟"

"بجھا دو!...." اسٹاریٹا دونوں آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر چیخی!

جمیل چراغوں کی طرف مڑا اور جھک کر پھونکیں مارنے لگا.... لیکن وہ ان میں سے ایک کو بھی نہ بجھا سکا۔! پھونکوں کی زد پر آئی ہوئی لویں منتشر سی ہوتی ہوئی معلوم ہوتیں۔ لیکن پھر اپنی اصلی حالت پر آ جاتیں!....

پھر عمران نے جمیل کو پیچھے ہٹتے دیکھا!.... اس کے چہرے پر خوف کے آثار نظر آنے لگے تھے.... عمران کو حیرت ضرور ہوئی تھی۔ لیکن اس نے خود ان چراغوں کو بجھانے کی کوشش

نہیں کی تھی۔ اس نے اسٹاریٹا کی طرف دیکھا، جو اپنے چہرے پر سے ہاتھ ہٹا چکی تھی اور اب پھر اس کی حالت پہلے کی سی نظر آ رہی تھی!.... دفعتاً اس نے چیخ کر کہا....

"نکلو یہاں سے.... نکلو جلدی!"

اور خود بھی دروازے کی طرف جھپٹی!.... جمیل اس کے پیچھے تھا! عمران بھی چپ چاپ باہر نکل آیا.... اور اسٹاریٹا نے کچھ ایسے انداز میں دروازہ بند کیا جیسے کمرے سے کوئی چیز نکل کر اس پر حملہ کرنے والی ہو....

عمران خاموشی سے سب کچھ دیکھتا رہا! اسٹاریٹا اور جمیل دونوں بری طرح خوفزدہ نظر آ رہے تھے!.... جمیل اسے سہارا دے کر اپنی خواب گاہ کی طرف لے جانے لگا! عمران اس کے پیچھے چلتا رہا.... دفعتاً جمیل اس کی طرف مڑ کر بولا۔

"آپ کہاں آ رہے ہیں!...."

"میرے لائق کوئی خدمت" عمران نے بڑے سعادتمندانہ انداز میں پوچھا۔

"جی نہیں!.... آپ جا سکتے ہیں!" جمیل نے بڑے زہریلے لہجے میں کہا! عمران جہاں تھا وہیں رک گیا! اس کے ہونٹوں پر ایک شرارت آمیز سی مسکراہٹ تھی! جمیل نے اسٹاریٹا سمیت خوابگاہ میں داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا!--

* * *

عمران نے فون پر نمبر ڈائیل کئے اور دوسری طرف سے اس کی ماتحت جولیانا فٹرز واٹر کی آواز آئی۔

"ایکس ٹو اسپیکنگ!" عمران بھرائی ہوئی آواز میں بولا!

"لیس سر!"

"میں صبح سے کئی بار رنگ کر چکا ہوں!"

"جی ہاں! میں جعفری منزل کے متعلق معلومات فراہم کر رہی تھی!"

"کیا معلوم کیا!"

"۱۹۳۰ء میں خان بہادر عقیل جعفری نے یہ عمارت ایک غیر ملکی سے خریدی تھی جو خود کو انگریز ظاہر کرتا تھا! اور شاداب نگر والے اسے ایک ماہر انجینئر کی حیثیت سے جانتے تھے!.... لیکن حقیقتاً وہ ایک جرمن جاسوس تھا! جو پہلی جنگِ عظیم کے زمانے ہی سے یہاں مقیم تھا!.... یہ راز اس وقت کھلا جب وہ اس عمارت کو فروخت کر کے غائب ہو چکا تھا!...."

"ٹھیک ہے!.... میری معلومات اس سے مختلف نہیں ہیں۔" عمران بولا! "لیکن پولیس اس عمارت کی تلاشی کیوں لیتی رہی تھی!"

"مجھے ابھی تک نہیں معلوم ہو سکا!"

"معلوم کرو! یہ بہت ضروری ہے!"

"میں ٹی تھری بی کو ایک نظر دیکھنا چاہتی ہوں جناب! کیا وہ بہت بوڑھی ہے!"

"نہیں تمہاری ہی جیسی عمر ہو گی--!" عمران نے جواب دیا!

"میں یقین نہیں کر سکتی! جناب!"

"خود جا کر دیکھ لو!" عمران بولا! "ان لوگوں کی بھیڑ میں مل کر چلی جاؤ جو اس سے اپنے مستقبل کے متعلق کچھ معلوم کرنا چاہتے ہیں!"

"بہت بہتر! میں اسے قریب سے دیکھوں گی! مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مجھے آپ کے بیان پر یقین نہیں آیا-- بات دراصل یہ ہے کہ یورپ میں ٹی تھری بی کا نام بہت عرصے سے سنا جاتا ہے! اس حساب سے اس کی کم از کم ڈیڑھ سو سال کی ہونا چاہیئے!"

"کیا تمہیں نہیں معلوم کہ اس گروہ پر حکومت کرنے والی ٹی تھری بی کہلاتی ہے! خواہ اس کا پیدائشی نام کچھ ہو!.... دوسری جنگ عظیم کے زمانے میں یہ گروہ ٹوٹ گیا تھا!.... اور اس زمانے کی ٹی تھری بی اپنے ایک دلیر ترین ماتحت الفانسے کے ساتھ جرمنی سے فرانس بھاگ گئی تھی! پھر اس نے وہاں ایک جرمن جاسوسہ کے فرائض انجام دیئے۔ دوسری جنگ عظیم میں فرانس کی تباہی کی ذمہ دار زیادہ تر یہی عورت رہی تھی!-- ایک بار اچانک اس کی موت کی خبر بھی مشہور ہو گئی تھی۔ لیکن اس کی صداقت میں دنیا کے سارے ممالک کو شبہ ہے کیونکہ آج تک اس کی موت کا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں مل سکا!"

"مگر اس عورت کی پہچان کیا ہے جناب!" دوسری طرف سے آواز آئی

"سب سے بڑی پہچان یہی ہے کہ اس کی کوئی پہچان نہیں ہے! اگر تم اس کا حلیہ لکھنے بیٹھو تو تمہیں دانتوں پسینہ آ جائے....! تم اس کا صحیح حلیہ نہیں بیان کر سکتیں! قریب سے وہ کچھ معلوم ہوتی ہے دور سے اور کچھ معلوم ہوتی ہے! مختلف پہلوؤں سے بالکل مختلف نظر آئے گی!"

"بڑی عجیب بات ہے!"

"تم دیکھو تو اسے!.... نہایت آسانی سے دیکھ سکتی ہو! مقدر کا حال معلوم کرنے والوں کی بھیڑ کے ساتھ تم جعفری منزل تک پہنچ سکتی ہو! وہ خود کو ایک سوئیس عورت ظاہر کرتی ہے-- تم بھی سوئیس ہو! لہٰذا تم اس سے گھل مل بھی سکتی ہو!"

"بہت بہتر جناب! میں ایسا ہی کروں گی!"

عمران نے سلسلہ منقطع کرنے کا ارادہ کیا! مگر پھر رک گیا!

"ہیلو! جولیا!"

"یس سر!"

"اب تم لوگ اس ہوٹل کو چھوڑ کر ایمپائر میں آجاؤ!"

"بہت بہتر جناب!" دوسری طرف سے آواز آئی اور عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا!

٨

اسی شام کو عمران نے شکیل کو بڑی بد حواسی کے عالم میں دوڑتے دیکھا وہ عمارت کے اس حصے سے آرہا تھا جہاں جمیل رہتا تھا!

"اوہ--! عمران--!" وہ اسے جھنجھوڑتا ہوا بولا "جمیل بھائی خطرے میں ہیں! چلو.....!"

پھر وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتا ہوا اسی طرف لے جانے لگا! جدھر سے دوڑتا ہوا آیا تھا!"

"کیا بات ہے! کچھ بتاؤ گے بھی!"

"وہ اپنی خوابگاہ کا دروازہ اندر سے پیٹ پیٹ کر چیخ رہے ہیں اور میں نے روشندان سے دھواں نکلتے دیکھا ہے!"

راہداری کے موڑ پر عمران کو بھی جمیل کی چیخیں سنائی دیں!.... خوابگاہ کا دروازہ بند تھا! اور اسے اندر سے پیٹا جا رہا تھا!.... اور روشندان سے دھواں نکل کر فضا میں چکرا رہا تھا!....

"یہ دروازہ اندر سے بند ہے!...." عمران نے کہا!

"پتہ نہیں کیا معاملہ ہے!.... خدا کے لئے جلدی کرو!" شکیل کا دم پھولا ہوا تھا!

"اندر سے کھولو!" عمران دروازے پر ہاتھ مار کر چیخا!

"نہیں کھلتا!...." جمیل گھٹی گھٹی سی آواز میں بولا!

"اچھا پیچھے ہٹ جاؤ.... دروازے سے الگ ہٹو!...."

عمران نے پانچ چھ قدم پیچھے ہٹ کر بائیں شانے سے دروازے پر ٹکریں مارنی شروع کر دیں! دروازہ کے پاٹ چڑ چڑا کر ٹوٹ گئے!.... اندر دھواں بھرا ہوا تھا!.... اور جمیل کی کتابوں کی الماریاں دھڑا دھڑ جل رہی تھیں! شکیل نے جمیل کو کھینچ کر باہر نکالا!....

"وہ.... وہ.... اسٹاریٹا بھی ہے اندر....!"

"آپ یہیں ٹھہریئے!".... شکیل کہتا ہوا پھر اندر گھس گیا.... لیکن اس بار یہاں کا منظر پہلے سے بھی زیادہ حیرت انگیز تھا.... اسٹاریٹا فرش پر چت پڑی تھی اور عمران اسی کے قریب اس طرح آنکھیں بند کئے اور ہاتھ جوڑے دوزانو بیٹھا ہوا تھا جیسے پوجا کر رہا ہو اور اس کے سر پر دھواں چکراتا پھر رہا تھا!

"یہ کیا کر رہے ہو!" شکیل بد حواسی میں چیخا!

"پوجا!...." عمران انگریزی میں بڑبڑایا "ایک جلتی ہوئی الماری ہم دونوں پر دھکیل دو پھر میں دیکھوں گا کہ رقیب روسیاہ کہاں تک ہمارا تعاقب کر سکتا ہے!"

"خدا کے لئے!" شکیل بے بسی سے بولا! "کیا تم پاگل ہو گئے ہو آگ پورے کمرے میں پھیل رہی ہے....!"

"پھیلنے دو!.... جاؤ یہاں سے!" عمران پھر انگریزی میں بولا "تم میرے رقیب کے بھائی ہو!.... اس لئے میں تم سے بھی نفرت کرتا ہوں! میں خود ہی اسٹاریٹا کے کپڑوں میں آگ لگا کر یہیں جل مروں گا!"

دفعتاً اسٹاریٹا نے کراہ کر کروٹ بدلی اور پھر یک بیک بوکھلا کر اٹھ بیٹھی! مگر عمران کی حالت میں اتنی تبدیلی ہوئی کہ اب اس کی آنکھیں کھل گئی تھیں!.... اسٹاریٹا نے سہمی ہوئی نظروں سے چاروں طرف دیکھا اور پھر اچھل کر دروازے کی طرف بھاگی!

"خدا سمجھے تم سے!" عمران دانت پیس کر بولا "شکیل کے بچے! آخر ہو نا رقیب کے بھائی!"

پھر پانچ چھ ملازم ہاتھوں میں پانی کی بالٹیاں لٹکائے ہوئے اندر گھس آئے....

آگ پر جلد ہی قابو پا لیا گیا.... تین الماریاں جل کر راکھ کا ڈھیر ہو چکی تھیں! دو گھنٹے بعد--! جمیل عمران کا شکریہ ادا کر رہا تھا۔

"اوہ--! تو کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میں اپنی محبوبہ کو جل کر مر جانے دیتا!" عمران برا سا منہ بنا کر بولا!.... اور شکیل ہنسنے لگا!

اس وقت کمرے میں بیگم جعفری بھی موجود تھیں! انہوں نے عمران کے اس جملے کو بڑی حیرت سے سنا۔ رضیہ کے چہرے پر اب بھی ہوائیاں اڑ رہی تھیں اور وہ قطعی خاموش تھی! غزالہ اور روحی آہستہ آہستہ سرگوشیاں کر رہی تھیں! ان میں اسٹاریٹا موجود نہیں تھی!

"کیا تم اب بھی اس عورت کو یہاں سے نہیں نکالو گے۔" بیگم جعفری نے جمیل سے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے امی!" جمیل نے مغموم آواز میں جواب دیا! "میں خود ہی درخواست کر کے اسے یہاں لایا تھا! اب میں کس منہ سے کہہ سکتا ہوں! لیکن اگر وہ خود ہی جانا چاہے گی

تو میں اسے روکوں گا نہیں -- آپ یقین کیجئے!"

"جمیل کیوں میری زندگی کے پیچھے پڑے ہو۔"

"امی -- خدا کے لئے سمجھنے کی کوشش کیجئے! --- یہ شرافت سے بعید ہے کہ میں اسے یہاں سے چلے جانے کو کہوں۔ ویسے میرا خیال ہے کہ اب وہ خود بھی یہاں نہ رکے گی!"

"یہ آپ کس بناء پر کہہ رہے ہیں!" شکیل نے سرد لہجے میں پوچھا!

"اچھا بس!" جمیل ہاتھ اٹھا کر بولا! "میں بحث نہیں کرنا چاہتا!" پھر وہ اس کمرے سے چلا گیا!

بیگم جعفری نے ایک طویل سانس لی اور نڈھال سی ہو کر آرام کرسی میں گر گئیں!

شکیل کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے!" دفعتاً عمران نے ان سے پوچھا۔

"جی --!" بیگم جعفری سیدھی بیٹھتی ہوئی بولیں! "میں آپ کا سوال نہیں سمجھی!"

"یعنی! کیا یہ حضرت آپ کے فرمانبردار ہیں!

"مجھے کسی سے بھی فرمانبرداری کی خواہش نہیں ہے! لیکن میں انہیں غلط راہوں پر نہیں دیکھ سکتی!"

"یار تم کہاں کی باتیں لے بیٹھے!" شکیل جلدی سے بولا! "آخر یہ دونوں کمرے میں کیا کر رہے تھے! آگ کیسے لگی --! اسٹاریٹا بیہوش کیوں ہو گئی تھی!"

"اب تک جو کچھ بھی ہوا۔ میں اس پر خاک ڈالتا ہوں! بس اب تم دونوں بھائی ریٹا سے دستبردار ہو جاؤ! وہ میری ہے اور ہمیشہ میری ہی رہے گی!"

بیگم جعفری اس جملے پر ہکا بکا رہ گئیں! وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ کر عمران کو گھور رہی تھیں۔ جیسے اس کے سر پر سینگ نکل آئے ہوں!

"اوہ -- امی!" شکیل بے ساختہ ہنس پڑا۔ "آپ اس کی باتوں میں نہ آیئے! یہ اس صدی کا سب سے بڑا مکار آدمی ہے!"

"خدا جانے تم لوگ کیا کر رہے ہو!" بیگم جعفری نے اکتائے ہوئے انداز میں کہا اور اٹھ کر چلی گئیں! ان کے ساتھ ہی رضیہ بھی اٹھی تھی! لیکن غزالہ اور روحی وہیں بیٹھی رہیں!

"تم کیوں فضول بکواس کر رہے ہو!" شکیل نے عمران سے کہا!

"ہائیں --! یہ بکواس ہے!" عمران آنکھیں پھاڑ کر بولا "یہ میری زندگی اور موت کا جواب ہے.... ن نہیں.... سوال ہے....!"

"تم لوگ جاؤ!" شکیل نے لڑکیوں کی طرف دیکھ کر کہا!.... وہ برا سا منہ بنائے ہوئے طوعاً و کرہاً اٹھیں اور باہر چلی گئیں!

"اب بکو! کیا بک رہے تھے!" شکیل عمران کو گھونسہ دکھاتا ہوا بولا!

"میں یہ کہہ رہا تھا کہ فی الحال ان دونوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو!"

"مگر آگ کیسے لگی تھی --!"

" آٹھ بجے تک میں تمہیں بتا دوں گا!" عمران سر ہلا کر بولا! "لہٰذا اس سے پہلے مجھے بور کرنے کی کوشش نہ کرو!"

"تم نے ابھی تک کچھ بھی نہ کیا! وہ پچھلی رات کو بھی تقریباً دو بجے عمارت میں چکراتی پھر رہی تھی!"

"یقیناً ایسا ہوا ہوگا!" عمران سر ہلا کر بولا! "اور اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو جائے!"

"کاش تم اس مقصد ہی پر روشنی ڈال سکتے!" شکیل بولا!

"وہ ابابیل کے انڈے تلاش کرتی ہے! اب بس مجھے زیادہ بور نہ کرو! ورنہ وہ اور نہ جانے کیا کیا تلاش کرنے لگے گی --!"

شکیل خاموش ہو گیا! -- عمران بھی کچھ سوچنے لگا تھا!

۹

"ارے خدا تم سے سمجھے!...." عمران سر پیٹنے کے لئے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہوا بولا "تمہارا یہاں کیا کام!" اس کے سامنے جولیانا فٹز واٹر کھڑی بڑے دلفریب انداز میں مسکرا رہی تھی!.... جعفری منزل کے پائیں باغ کی ایک روش پر دونوں میں مڈ بھیڑ ہوئی تھی!....

"میں اپنے مقدر کا حال معلوم کرنے آئی ہوں!...."

"مگر کیا تم نے پھاٹک پر وہ بورڈ نہیں دیکھا جس پر تحریر ہے کہ مس اسٹاریٹا بیمار ہو گئی ہیں اس لئے کسی سے نہیں مل سکتیں!"

"مجھ سے وہ ضرور ملے گی! میں اسکی ہموطن ہوں --" جولیا نے جواب دیا! --

"کیا تم تنہا ہو!...." عمران نے پوچھا!

"تمہیں اس سے کیا سروکار....!"

"میں تمہیں اندر نہیں جانے دوں گا۔!"

"دیکھتی ہوں کیسے روکتے ہو!...."

"میرے پاس ایک تھیلا ہے اس میں تقریباً ڈیڑھ ہزار شہد کی مکھیاں ہیں!.... اور تم ویسے ہی کافی شہد واقع ہوئی ہو!...."

"اگر تم نے ذرہ برابر بھی بیہودگی کی تو!.... بھگتو گے! کیپٹن جعفری باہر موجود ہے۔"

"اس کی مونچھیں مجھے پسند ہیں!" عمران سر ہلا کر بولا "تم مجھے بالکل اچھی نہیں لگتیں!...."

عمران دونوں ہاتھ پھیلا کر کھڑا ہو گیا! روش تنگ تھی کیوں کہ دونوں طرف مہندی کی باڑھیں تھیں! راستہ مسدود ہو گیا تھا۔

"میں سچ کہتی ہوں! تمہیں پچھتانا پڑے گا!"

میں تم سے شادی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا!" عمران مایوسانہ انداز میں سر ہلا کر بولا۔ "ویسے اگر تم اپنی آمد کا مقصد بتا دو! تو شاید میں راستے سے ہٹ جانے کے امکانات پر غور کرنا ضروری سمجھوں--!"

"یہاں مینڈکوں کے عروج و زوال پر غور کرنے کے لئے اکٹھا ہوا ہوں!"

"اور میں اس لئے آئی ہوں کہ تمہیں مینڈکوں کا لیڈر بنا کر کسی گندے تالاب میں دھکا دے دوں!"

"گندے تالاب میں تو میں اس چوہے کو دھکا دوں گا جو خواہ مخواہ میرے پیچھے پڑ گیا ہے! اس میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ سامنے آسکے آخر کب تک.... ایک نہ ایک دن.... تم جانتی ہو نا! میں عمران ہوں.... تمہیں کئی بار میرا تجربہ ہو چکا ہے!"

جولیا کچھ سوچنے لگی پھر مسکرا کر بولی "کیا اس عمارت کے مکینوں سے تمہارے تعلقات ہیں!"

"یہ عمارت-- ہاں!-- یہاں میرا ایک دوست رہتا ہے شکیل جعفری!"

"اور یہ اسٹاریٹا تمہارے ہی ایماء پر یہاں آئی ہے۔!"

"ہاں-- بالکل.... کیونکہ میں اس سے وہ کرنے لگا ہوں.... کیا کہتے ہیں اسے یعنی وہ جس میں راتوں کو نیند نہیں آتی.... کچھ ہائے وائے بھی کرنی پڑتی ہے....!"

"تم جیسے ڈفر کو وہ کبھی نہیں ہو سکتی!...." جولیا مسکرا کر بولی!

"تم بھلا میرے دل کا حال کیا جان سکتی ہو!" عمران نے آنکھیں نکال کر غصیلے لہجے میں کہا!

جولیا کچھ کہنے ہی والی تھی کہ شکیل اسی روش میں آنکلا! عمران ابھی تک اسی طرح ہاتھ پھیلائے کھڑا تھا! شکیل تیز قدموں سے چلتا ہوا ان کے قریب پہنچ گیا!

"اوہ-- ہپ!" عمران دونوں ہاتھ گرا کر اس کی طرف مڑا اور اردو میں بولا۔ "یہ دیکھو! یہ لڑکی بھی اسٹاریٹا ہی کی طرح سوئیس ہے کیسی لگتی ہے تمہیں!"

شکیل اس غیر متوقع سوال پر بوکھلا گیا! جولیا بھی کم حسین نہیں تھی!

"تم یہاں کیا کر رہے ہو--!" شکیل نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"مزے کر رہا ہوں! اگر تم اس لڑکی کو مہمان بنا لو تو تمہاری امی کا ہارٹ فیل ہو سکتا ہے!"

"کیا بکتے ہو!...."

"تجربے کے طور پر میری جان۔!"

"بکواس مت کرو!-- بتاؤ! یہ کون ہے!"

جولیا اردو نہیں سمجھ سکتی تھی! اس نے اکتا کر کہا "میں مس اسٹاریٹا سے ملنا چاہتی ہوں!"

"اوہ--! آپ نے وہ بورڈ نہیں دیکھا!" شکیل گڑبڑا کر بولا!

"میں اس کی ہموطن ہوں! وہ مجھ سے ہر حال میں ملے گی!"

"اچھا دیکھئے! میں اطلاع پہنچاتا ہوں! آپ کا کارڈ!...."

جولیا وینٹی بیگ سے اپنا کارڈ نکالنے لگی--!

شکیل اس کا کارڈ لیتا ہوا بولا "چل کر بیٹھئے اندر-- یہاں اس طرح کھڑے رہنا تو اچھا نہیں معلوم ہوتا!"

"یہ آدمی میرا راستہ روکے ہوئے ہے!" جولیا عمران کی طرف دیکھ کر سنجیدگی سے بولی!

"کیا پہلے سے تمہاری جان پہچان ہے--!" شکیل نے عمران سے اردو میں پوچھا!

"ہرگز نہیں!.... ویسے یہ لڑکی مجھے تمہارے لئے اچھی لگتی ہے اگر اسے مہمان بنانے کا ارادہ ہو تو میں اس کو اسٹاریٹا سے نہ ملنے دوں!"

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے!" شکیل جھنجھلا گیا! پھر اس نے جولیا سے انگریزی میں کہا" آیئے چلئے!"

عمران ایک طرف ہٹ گیا! جولیا شکیل کے ساتھ چلی گئی! عمران وہیں روش پر ٹہلتا رہا! تقریباً دس منٹ بعد جولیا واپس آئی! شکیل اس کے ساتھ تھا!

"کیوں! کیا ہوا--" عمران نے اردو میں پوچھا!

"اس نے ملنے سے انکار کر دیا...." شکیل نے جواب دیا!

"اچھا اب تم براہِ کرم واپس جاؤ!.... تم بالکل گدھے ہو اور میرا کھیل بگاڑ دو گے! قطعی نہیں! کچھ نہیں بس چلے ہی جاؤ! ورنہ میں ابھی اور اسی وقت یہاں سے چلا جاؤں گا!"

شکیل خاموشی سے رہائشی عمارت کی طرف مڑ گیا!

عمران جولیا کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

"تم اسٹاریٹا سے کیوں ملنا چاہتی ہو! کیا تمہارے چوہے آفسر سے تمہیں کوئی ہدایت ملی ہے!"

"وہ چوہا ہی سہی!" جولیا برا سا منہ بنا کر بولی "لیکن کیا وہ بھوت کی طرح تم پر سوار نہیں رہتا!.... کیا اس نے تمہارے منہ سے شکار نہیں چھینے ہیں!...."

"اوہ....!" عمران نے سنجیدگی سے کہا!" یہ مجھے تسلیم ہے! لیکن میں اسے کسی دن روشنی میں لا کر ذلیل کروں گا--! میرا نام عمران ہے!"

"تمہارے فرشتے بھی ہمارے چیف آفیسر تک نہیں پہنچ سکیں گے جولیا اپنا اوپری ہونٹ بھینچ کر بولی!

"بہت جلد! مستقبل قریب میں! ویسے کیا اسی نے تمہیں یہاں بھیجا ہے!"

"یہی سمجھ لو!.... پھر میری آمد کا مقصد واضح ہو جائے گا.... غالباً تم سمجھ گئے ہو گے!"

"میں نہیں سمجھا!"

"تم سمجھو یا نہ سمجھو! ایکس ٹو خوب سمجھتا ہے! اور تم اتفاق سے نادانستہ طور پر اسی کے لئے کام کر رہے ہو!"

"اس کی ایسی کی تیسی!" عمران بری طرح جھنجلا گیا! "اگر وہ اس معاملے میں دخل انداز ہوا تو میں اس کی دھجیاں بکھیر دوں گا!"

"روتے کیوں ہو!".... جولیا ہنس پڑی!

"اچھی بات ہے میں اسے خبردار کر دوں گا کہ محکمہ خارجہ کی سیکرٹ سروس اس میں دلچسپی لے رہی ہے!"

"اگر تم نے ایسا کیا تو اپنی حالت پر افسوس کرنے کے لئے زندہ نہ رہو گے!"

"راستہ ادھر ہے--!" عمران نے پھاٹک کی طرف اشارہ کیا اور خود عمارت کی طرف مڑ گیا۔ پھر اس نے پلٹ کر یہ بھی نہیں دیکھا کہ جولیا کھڑی ہے یا چلی گئی!

وہ پورچ سے برآمدے میں داخل ہو رہا تھا کہ غزالہ نے اسے مخاطب کیا۔ "اے--! مولانا! ذرا ایک منٹ!"۔

عمران رک کر اس کی طرف مڑا اور کسی لڑاکی عورت کی بھنا کر بولا۔ "تم خود مولانا...."

"یہ عورت کون تھی....!"

"میری بھابی کی سالی!.... تم سے مطلب!...."

"یہاں کیوں آئی تھی....!"

"شکیل کے ساتھ اس کی شادی ہو گی--! پھر دیکھوں گا تمہاری امی جان کو!"

"کیا....!" غزالہ حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولی۔ "تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔"

"خدا کرے تمہاری امی مر جائیں!...." عمران دانت پیس کر بولا اور غزالہ ہکا بکا کھڑی رہ گئی ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اسکے جواب کے لئے اس کے پاس الفاظ ہی نہ ہوں!.... عمران اسے متحیر کھڑی چھوڑ کر اندر چلا گیا! وہ سیدھا اس حصے کی طرف آیا جہاں جمیل رہتا تھا.... وہ اپنے کمرے میں موجود تھا۔ اور اسٹاریٹا بھی وہیں تھی! عمران اجازت لئے بغیر کمرے میں گھستا چلا گیا!

"ہائیں-- کیا.... یعنی کہ....!" جمیل ہکلایا اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اسٹاریٹا جو شال میں لپٹی ہوئی ایک آرام کرسی پر دراز تھی بوکھلا کر سیدھی بیٹھ گئی!

"میں آپ لوگوں کی خیریت دریافت کرنے آیا تھا!".... عمران نے احمقانہ انداز میں کہا!

"کم از کم!.... آپ کو اجازت تو لینی چاہئے تھی!" جمیل نے ناخوشگوار لہجے میں کہا!

"ارے واہ....! تو گویا.... کیوں جناب!.... کیا میں نے آپ کی خوابگاہ کا دروازہ اجازت لے کر توڑا تھا!...."

"میں نہیں سمجھ سکتا کہ آپ کس قماش کے آدمی ہیں!"

"قماش کیا چیز ہے!... ذرا مجھے اس کے معنی بتا دیجئے.... پھر آپ کی بات کا جواب دوں گا!"

"آپ اگر اس وقت مجھے معاف کریں تو بہتر ہو گا!" جمیل نے اکتائے ہوئے لہجہ میں کہا!

"یہ ناممکن ہے!.... آج میں فیصلہ کروں گا۔!"

"کس بات کا....!"

"یہ عورت آپ سے محبت کرتی ہے یا مجھ سے!"

گفتگو اردو میں ہو رہی تھی اس کے باوجود بھی جمیل کے چہرے کا رنگ اڑ گیا! اور وہ کنکھیوں سے اسٹاریٹا کی طرف دیکھنے لگا جو عمران کو عجیب نظروں سے گھور رہی تھی!

عمران بڑبڑاتا رہا! کل جو کچھ بھی ہوا میری بد دعاؤں کا اثر تھا!.... ایک جلے بھنے دل کی آہیں تھیں جنہوں نے تمہاری خوابگاہ میں آگ لگا دی تھی!.... اگر تم میرے راستے سے نہ ہٹ گئے تو خود بھی جل بھن کر کباب ہو جاؤ گے--!"

"کیا تم پاگل ہو گئے ہو!" جمیل حلق پھاڑ کر چیخا!

"کیا بات ہے--!" اسٹاریٹا نے انگریزی میں پوچھا!

"یہ آدمی مجھے خواہ مخواہ غصہ دلاتا ہے!...."

"کیا یہ انگریزی نہیں بول سکتا!.... یہ کون ہے! تم کہہ رہے تھے کہ کل اسی نے ہماری

جانیں بچائی تھیں۔"

"میں انگریزی بول سکتا ہوں!" عمران نے سعاد تمندانہ انداز میں سر ہلا کر کہا" مگر انگریزی میں اظہار عشق کے طریقے سے ناواقف ہوں!"

"کیا مطلب!..." اسٹاریٹا کی پیشانی پر شکنیں پڑ گئیں!

"عشق....!"

"چلے جاؤ.... یہاں سے....!" جمیل حلق پھاڑ کر چیخا اور ساتھ ہی اس نے عمران پر پھینک مارنے کے لئے ایک گلدان اٹھایا! لیکن اس کا وار خالی گیا! گلدان سامنے والی دیوار سے ٹکرایا اور اس کے ریزے چھنچھناتے ہوئے فرش پر آرہے!

عمران نے پادریوں کے سے انداز میں دونوں ہاتھ اٹھا کر اسے بد دعا دی.... اور اسٹاریٹا کو برے مستقبل کی خبر دیتا ہوا کمرے سے نکل گیا!

۱۰

اسی رات کو شکیل اسٹاریٹا کی پراسرار نقل و حرکت کی نگرانی کے لئے عمارت کے ایک ویران حصے میں تنہا کھڑا تھا!.... دو بج چکے تھے اور سردی شباب پر تھی! آسمان صاف تھا! اور تاروں کی دودھیا روشنی ہر طرف بکھری ہوئی تھی!....

شکیل ایک ستون سے چمٹا ہوا تھا!.... اس نے اسٹاریٹا کو اب تک زیادہ تر اسی حصے میں دیکھا تھا!-- آج عمران بھی اس کے ساتھ ہی آیا تھا لیکن اب اس وقت شکیل نہیں کہہ سکتا تھا کہ عمران کہاں ہوگا! عمارت کے اس حصے تک وہ ساتھ ہی آئے تھے۔

لیکن پھر وہ کسی دوسری طرف کھسک گیا تھا.... چونکہ تاروں کی چھاؤں میں دیکھ لئے جانے کا خدشہ تھا اس لئے شکیل نے اس کی تلاش میں ادھر ادھر بھٹکنا مناسب نہ سمجھا! جس ستون کے پیچھے چھپا تھا کافی بڑا تھا!.... اسے زیادہ دیر تک بیکار نہیں کھڑے رہنا پڑا.... سامنے تاروں کی ملگجی روشنی میں ایک متحرک سایہ نظر آرہا تھا! یک بیک وہ ستون سے تقریباً دس گز کے فاصلے پر رک گیا! اور ساتھ ہی شکیل کی آنکھوں کے سامنے ستارے اڑنے لگے! اور وہ کسی تناور درخت کی طرح زمین پر آرہا! تاریکی سے کیا جانے والا حملہ کچھ اتنا ہی شدید تھا! اس کے سر پر کسی وزنی چیز سے ضرب لگائی گئی تھی!.... اس کے حلق سے آواز تک نہ نکل سکی! حالانکہ زمین پر گرتے وقت بھی اسے ہوش تھا! پھر اس کے بعد اسے یاد نہیں کہ کیا ہوا۔

دوسری بار آنکھ کھلنے پر اسے اپنا سر مواد سے بھرا ہوا پھوڑا معلوم ہونے لگا۔ کچھ اسی قسم کی تکلیف تھی جیسے جسم سے سر الگ کرائے بغیر وہ تکلیف رفع نہ ہوسکے گی!

اس نے آنکھیں کھولیں لیکن اسے اپنے چاروں طرف گھرے زرد رنگ کے غبار کے علاوہ اور کچھ نظر نہ آیا! اس نے پھر آنکھیں بند کرلیں!.... کانوں میں سیٹیاں سی بج رہی تھیں اور اس کے علاوہ بھی اسے کچھ اس قسم کے شور کا احساس ہو رہا تھا جیسے کسی گھنے جنگل میں آندھی آگئی ہو! آہستہ آہستہ یہ شور ختم ہوتا گیا! اور اسے کسی کے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں! اس نے پھر آنکھیں کھولیں۔ اس بار اسے دھندلے دھندلے سے در و دیوار نظر آئے! اور پھر آنکھوں کے سامنے چھائی ہوئی دھند ہٹتی گئی۔ وہ ایک اچھے خاصے سجے ہوئے کمرے میں ایک آرام دہ بستر پر پڑا ہوا تھا مگر یہ کمرہ جعفری منزل کا نہیں ہوسکتا تھا! شکیل نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے ہی لمحے کسی نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا!.... اور ایک بہت ہی لطیف خوشبو سے اس کا دماغ معطر ہوگیا! اس پر ایک حسین چہرہ جھکا ہوا تھا۔

"لیٹے رہیئے!" ایک مترنم آواز کانوں کے پردوں سے ٹکرائی! آپ کا سر بری طرح زخمی ہے!"

شکیل بے حس و حرکت رہ گیا! لڑکی بہت حسین تھی.... اور معصوم بھی! عمر بمشکل اٹھارہ سال رہی ہوگی! وہ مشرقی حسن کا ایک بہترین نمونہ تھی---"

"میں کہاں ہوں!" شکیل بدقت کہہ سکا!

"دوستوں میں....! آپ فکر نہ کیجئے! کیا آپ بہت زیادہ کمزوری محسوس کررہے ہیں!"

"جی نہیں! میں بالکل ٹھیک ہوں!" شکیل نے مسکرانے کی کوشش کی!

" آپ اگر خاموش رہیں تو بہتر ہے! ڈاکٹر نے یہی مشورہ دیا تھا!"

"اچھا تو....!"

" آپ کیا کہنا چاہتے ہیں! کم سے کم الفاظ میں کہئے اور خاموش ہو جایئے"۔

"یہاں مجھے کون لایا ہے!"

"اچھا میں بتاتی ہوں! لیکن آپ خاموش ہی رہئے گا کچھ لوگ آپ کو مشتبہ حالت میں کہیں لے جارہے تھے۔ میرے بابا ڈیوٹی پر تھے انہوں نے ان لوگوں کو ٹوکا اور وہ آپ کو چھوڑ کر بھاگ گئے! وہ دو آدمی تھے اور ان کے ساتھ ایک عورت بھی تھی!"

"کیا وہ کوئی غیر ملکی عورت تھی--!"

" آپ پھر بولے!.... میں یہ نہیں بتا سکتی کہ وہ کوئی ملکی عورت تھی یا غیر ملکی! بابا نے مجھے

جتنا بتایا ہے اتنا ہی جانتی ہوں! تفصیل آپ انہیں سے پوچھ لیجئے گا! ویسے میں یہ بتا سکتی ہوں کہ آپ ایک بہت بڑے تھیلے میں بند تھے! جب بابا نے انہیں ٹوکا تو وہ تھیلا چھوڑ کر بھاگ گئے۔ آپ بیہوش تھے!“

”آپ کے بابا کیا کرتے ہیں!“

”ان کا تعلق محکمہ سراغرسانی سے ہے!“

شکیل خاموش ہو گیا! وہ سوچ رہا تھا شاید اسٹاریٹا اس بات سے واقف ہو گئی ہے کہ میں اس کا تعاقب کیا کرتا ہوں۔ اسی لئے آج مجھ پر حملہ کیا گیا! لیکن وہ اور اس کے ساتھی ناکام رہے!“

”آپ کے بابا کہاں ہیں! میں ان سے ملنا چاہتا ہوں!“

”بس اب سو جایئے ذرا سی دیر میں سویرا ہو جائے گا! بابا صبح آپ سے ملیں گے۔ پھر پولیس کو باقاعدہ طور پر اس کی رپورٹ دی جائے گی!“

شکیل خاموش ہو گیا اور لڑکی بائیں جانب والی کرسی پر جا بیٹھی.... وہ اتنی دلکش تھی کہ شکیل کو اپنے سر کی تکلیف کا احساس بھی نہیں رہ گیا تھا۔ وہ اسے متواتر دیکھے جا رہا تھا! اور لڑکی بار بار شرما کر اپنا سر جھکا لیتی تھی.... پھر شکیل نے سوچا کہ اسے اس طرح نہ گھورنا چاہئے! اس نے آنکھیں بند کر لیں اور جلد ہی گہری نیند سو گیا!.... اسے نیند کی بجائے غشی ہی کہنا زیادہ مناسب ہو گا کیونکہ سر کی تکلیف نیند سے سمجھوتہ نہیں کر سکتی تھی!

صبح خوشگوار تھی یا ناخوشگوار وہ اندازہ نہیں کر سکا!.... کیونکہ سر کی تکلیف اب پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئی تھی! آنکھ کھلتے ہی اسے وہی لڑکی نظر آئی تھی جسے دیکھتے دیکھتے وہ پچھلی رات سویا تھا!.... وہ اب بھی وہیں اسی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی!

”کیا آپ تکلیف میں کچھ کمی محسوس کر رہے ہیں!“ لڑکی نے پوچھا!

”بڑی حد تک....! میں آپ لوگوں کا شکر گذار ہوں....“

”زیادہ باتیں نہیں جناب!“ لڑکی مسکرائی! ”میں نے آپ سے صرف ایک بات پوچھی تھی! آپ کا دوسرا جملہ قطعی غیر ضروری تھا....“

”صرف ایک بات اور.... آپ کے بابا....“

”میرے بابا.... اس عورت کی تلاش میں ہیں جو آپ کو لے جانے والوں کے ساتھ تھی! وہ اس کی شکل اچھی طرح دیکھ سکے تھے! مردوں نے تو اپنے چہرے نقابوں میں چھپا رکھے تھے!“

”کاش مجھے معلوم ہو سکتا کہ وہ کون عورت تھی!“

”کیا آپ کو کسی خاص عورت پر شبہ ہے!“ لڑکی نے پوچھا!

”جی ہاں اسی لئے تو میں اس کا حلیہ معلوم کر کے تشفی کرنا چاہتا ہوں!“

”بابا سے آپ آدھ گھنٹے بعد مل سکیں گے!“

وعدہ کے مطابق اس نے آدھے گھنٹے بعد شکیل کو اپنے بابا سے ملایا....

” یہ بابا ایک قوی ہیکل اور دراز قد بوڑھا تھا!.... اگر اس کے بال سفید نہ ہوتے تو اسے کوئی بھی ”بابا“ کہنے پر تیار نہ ہوتا! اس کے صحت مند اور توانا چہرے پر گپھے دار بے داغ سفید مونچھیں بڑی عجیب لگتی تھیں! وہ بڑے اخلاق سے پیش آیا! شکیل سے اس کے متعلق استفسارات کرتا رہا پھر بولا ”تو آپ جعفری خاندان سے تعلق رکھتے ہیں!“

”جی ہاں.... آپ براہ کرم بتایئے کہ....!“

”ٹھہریئے....!“ بوڑھا ہاتھ اٹھا کر بولا! ”آپ کے سر میں چوٹ کیسے لگی تھی...“

”چوٹ....!“ شکیل کچھ سوچنے لگا پھر بولا! میں یہ نہ بتا سکوں گا البتہ پچھلی رات معمول کے مطابق میں اپنے کمرے میں سو رہا تھا! مجھے اتنا ہی یاد ہے! بعد کی باتیں مجھے ان سے معلوم ہوئی تھیں!“

شکیل نے لڑکی کی طرف اشارہ کیا۔

”بڑی عجیب بات ہے!“ بوڑھا بڑبڑا کر رہ گیا! وہ ٹٹولنے والی نظروں سے شکیل کی طرف دیکھ رہا تھا! پھر دفعتاً اس نے پوچھا۔

”آپ کو اس سلسلے میں کسی نہ کسی پر شبہ تو ہو گا ہی!“

”حیرتوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے مجھ پر!“ شکیل نے جلدی جلدی پلکیں جھپکائیں مجھے کسی پر بھی شبہ نہیں ہے!....“

”کسی عورت کا کوئی قصہ.... بوڑھے نے کہا اور پھر لڑکی کی طرف اس طرح دیکھا جیسے اب یہاں اس کی موجودگی ضروری نہ ہو! لڑکی چپ چاپ اٹھی اور کمرے سے چلی گئی!

شکیل ہولے ہولے اپنی ناک سہلاتا ہوا بولا ”آج تک کوئی عورت میری زندگی میں داخل نہیں ہوئی!....“

”کوئی ایسی عورت جس نے زبردستی آپ کی زندگی میں داخل ہونے کی کوشش کی ہو!....“

”کاش کبھی ایسا بھی ہوا ہوتا!“ شکیل نے ٹھنڈی سانس لی!

”کیا آپ کسی ایسی عورت سے واقف ہیں جس کے اوپری ہونٹ پر بائیں جانب ایک ابھرا ہوا سیاہ تل ہو!.... اور ٹھوڑی میں گڑھا!“

”کیا مطلب--!“ شکیل نے بوکھلا کر اٹھنا چاہا!

”لیٹے رہیئے!.... آپ کا سر زخمی ہے!“ بوڑھے نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا!

”کیا اس عورت کی ناک میں سرخ نگینے کی کیل بھی تھی!“

”آہا.... ٹھہریئے!.... بوڑھے کی پیشانی پر سلوٹیں پڑ گئیں اور وہ آہستہ آہستہ سر ہلاتا رہا.... پھر بولا ”یقیناً تھی.... مجھے اچھی طرح یاد ہے! کیونکہ میں نے آج تک کسی الٹرا موڈرن لڑکی کو ناک میں کیل پہنے نہیں دیکھا!.... یہ معمولی سی چیز ناممکنات ہی میں سے ہونے کی بناء پر مجھے یاد رہ گئی ہے....!“

شکیل کا پورا جسم پسینے میں ڈوب گیا کیونکہ یہ جمیل کی بیوی رضیہ کا حلیہ تھا اس نے کچھ دیر بعد نحیف سی آواز میں پوچھا! ”کیا ایسی ہی کوئی عورت ان دونوں آدمیوں کے ساتھ تھی!....“

بوڑھے نے اس کے چہرے پر نظر جمائے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا!

شکیل نے آنکھیں بند کر لیں!-- بوڑھے نے کچھ دیر بعد پوچھا!

”کیا آپ ایسی کسی عورت کو جانتے ہیں!“

”نہیں.... میں نہیں جانتا--!“

”پھر آپ نے ناک کی کیل کا حوالہ کیوں دیا تھا--!“

”اوہ--بس یونہی.... زبان سے نکل گیا تھا--!“

”میں اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں! آخر آپ کیوں چھپا رہے ہیں پتہ نہیں وہ لوگ آپ سے کیا برتاؤ کرتے!....“

”اب میں آپ کو کس طرح یقین دلاؤں کہ ناک کی کیل کا حوالہ قطعی اتفاقیہ تھا! بس یونہی زبان سے نکل گیا!“

”میں لاکھ برس تسلیم نہیں کر سکتا!....“

”نہ کیجئے!....“ شکیل نے جھنجھلا کر کہا.... پھر فوراً ہی سنبھل کر بولا۔ ”اس لہجے کے لئے معافی چاہتا ہوں! دراصل سر کی تکلیف کی وجہ سے دماغ قابو میں نہیں ہے!“

”کوئی بات نہیں ہے۔“ بوڑھا مسکرایا ”اس گھر کو اپنا ہی گھر سمجھئے مگر ایک درخواست ہے! ایک نہیں بلکہ دو!“

”فرمایئے، فرمایئے!“

”تاوقتیکہ میں مجرموں کا پتہ نہ لگا لوں آپ یہاں سے جانے کا ارادہ نہ کریں! مطلب یہ کہ آپ کو یہاں چھپے رہنا پڑے گا! میں اس معاملے میں اتنی احتیاط برت رہا ہوں کہ فی الحال اس واقعہ کی رپورٹ تک باقاعدہ طور پر درج نہیں کرانا چاہتا! یہاں آئے دن ایسی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ ایک بہت بڑا گروہ ان کا ذمہ دار ہے۔ وہ لوگ آئے دن کسی نہ کسی مالدار آدمی کو پکڑ کر اس کے لواحقین سے بھاری بھاری رقموں کا مطالبہ کرتے ہیں یہاں کی پولیس عرصہ سے پریشان ہے! لیکن اس کے پاس ان لوگوں کا کوئی سابقہ ریکارڈ نہیں ہے۔“ شکیل کچھ نہ بولا! بوڑھے نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا!“ اور دوسری بات بھی سن لیجئے! میں بہت صاف گو آدمی ہوں! ہر آدمی کو صاف گو ہونا چاہئے!.... آجکل کے نوجوانوں میں ایک بڑا خبط پایا جاتا ہے جہاں کوئی عورت یا لڑکی اخلاق سے پیش آئی سمجھ لیتے ہیں کہ وہ ان کے عشق میں مبتلا ہو گئی ہے! حالانکہ اس کے دل میں ذرہ برابر بھی اس قسم کا کوئی خیال نہیں ہوتا۔ لیکن یہ چھوکرے مجنوں کی سی حرکتیں کر کے خواہ مخواہ دوسرے نکتہ ہائے نظر سے بھی انہیں اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں۔ یہ لڑکی جو پچھلی رات سے آپ کی خدمت کرتی رہی ہے اس پر رحم کیجئے گا! یہ بہت پر خلوص لڑکی ہے.... اور میری اکلوتی بچی!.... میں اسے غلط راستوں پر نہیں دیکھ سکتا!“ شکیل کو اپنی آواز حلق میں پھنستی ہوئی معلوم ہونے لگی! اس کی سمجھ میں نہیں آ سکا کہ جواب میں کیا کہے! ویسے بوڑھا اس کے جواب کا انتظار کئے بغیر ہی کمرے سے جا چکا تھا!

11

جعفری منزل میں سراسیمگی پھیل گئی تھی! شکیل کی پراسرار گمشدگی بیگم جعفری کے لئے نئی الجھنیں لے آئی! پہلے تو وہ سمجھتی رہیں کہ شکیل خلاف عادت انہیں مطلع کئے بغیر کہیں چلا گیا ہے.... لیکن جب کافی وقت گذر گیا تو پریشانی بڑھ گئی!.... شکیل اور جمیل شروع ہی سے ان کے پابند رہے تھے۔

انہیں جہاں بھی جانا ہوتا بیگم جعفری کے علم میں لا کر جاتے! جمیل تو سختی سے اس اصول پر کاربند تھا! البتہ شکیل کبھی کبھی بتائے بغیر بھی چلا جاتا.... مگر وہ جہاں بھی ہوتا فون پر اسکی اطلاع بیگم جعفری کو ضرور دے دیتا تھا! دن ڈھل گیا مگر شکیل واپس نہ آیا.... بیگم جعفری پاگلوں کی طرح ساری عمارت کے چکر کاٹ رہی تھیں! ایک جگہ عمران سے مڈبھیڑ ہو گئی! جو ایک ستون سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کئے کھڑا تھا!

”کیا اس نے آپ کو بھی نہیں بتایا تھا--!“ بیگم جعفری نے اسے مخاطب کیا اور وہ چونک پڑا....

"جی....!" اس نے پلکیں جھپکائیں!

"میں شکیل کے متعلق کہہ رہی ہوں!"

"او--ہاں.... ایسا میزبان آج تک میری نظروں سے نہیں گذرا.... مجھ سے کہا تھا پکنک پر چلیں گے.... اور خود غائب!"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں....!"

"کیا سمجھ میں نہیں آتا....؟"

بیگم جعفری اس کے ساتھ جھک مارنا فضول سمجھ کر آگے بڑھ گئیں!.... عمران بدستور وہیں کھڑا رہا.... کچھ دیر بعد جب اسے یقین ہو گیا کہ آس پاس کوئی موجود نہیں ہے تو وہ اس کمرے میں جا گھسا جہاں فون رکھا ہوا تھا!

"ہیلو....!" اس نے نمبر ڈائیل کر کے ماؤتھ پیس میں کہا۔ "کون ہے!"

"جعفری.... جناب!"

"جولیانا.... کیا کر رہی ہے....!"

"وہ سیاہ ٹائی والوں کے پیچھے ہے!"

"ٹھیک--! تم جعفری منزل پہنچ جاؤ! تمہیں اس عورت پر نظر رکھنی ہے! آج شائد وہ تنہا باہر جائے گی! بس تمہیں صرف اسکا تعاقب کرنا ہے!.... اور کسی معاملے میں دخل اندازی کرنے کی ضرورت نہیں ہے خواہ وہ کچھ ہو!"

"بہت بہتر جناب!"

عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا! پھر کمرے سے نکل ہی رہا تھا کہ غزالہ آ ٹکرائی!" آخر آپ بتاتے کیوں نہیں کہ بھیا کہاں ہیں!" اس نے ناک چڑھا کر کہا!

" آپ کے بھیا نے میری مٹی پلید کر دی!" عمران بسور کر بولا!

"کیوں---!"

"انہوں نے مجھے بڑا دھوکہ دیا ہے!"

"کیا دھوکہ دیا ہے--!" غزالہ اسے گھورنے لگی!

"کچھ نہیں--! آپ سے کیا بتاؤں--!"

" آپ مجھے ان کا پتہ بتائیے! میں اور کچھ نہیں جانتی--!"

"پتہ اچھا کہیں نوٹ کر لیجئے!" عمران نے سنجیدگی سے کہا! "جعفری منزل شاداب نگر--!"

"اچھی بات ہے! نہ بتائیے!" غزالہ دانت پیس کر بولی "مجھے یقین ہے کہ آپ بھیا کے متعلق جانتے ہیں!"

"میں بھیا کے متعلق بہت کچھ جانتا ہوں!" عمران نے سنجیدگی سے کہا

"تو پھر بتاتے کیوں نہیں!...."

"بتاتا ہوں!.... مگر تم میرے کہنے پر اعتبار کرو گی!"

"کیوں نہ کروں گی--!"

"وہ جہاں کہیں بھی ہیں! بالکل بخیریت ہیں! تم اپنی امی سے کہہ دو! خواہ مخواہ بور نہ ہوں!"

"اس طرح جانے کی کیا ضرورت تھی! بتا کر نہیں جا سکتے تھے!"

"مجھ سے بحث نہ کرو! میں صرف یہ جانتا ہوں کہ وہ کہیں گئے ہیں! یہ نہیں جانتا کہ کہاں گئے ہیں! مجھ سے کہا تھا کہ جلد ہی واپس آ جاؤں گا!"

"ہم لوگ نہیں سمجھ سکتے کہ آپ کس قسم کے آدمی ہیں!"

"کیا میں آپ کی خوشامد کرتا ہوں کہ مجھے سمجھنے کی کوشش کیجئے!" عمران بھنا کر بولا!

"میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہتی--!" غزالہ نے جلے بھنے لہجے میں کہا اور وہاں سے چلی گئی! عمران پھر اس کمرے میں داخل ہوا، جہاں فون رکھا ہوا تھا! اس بار اس نے جولیا کے نمبر ڈائیل کئے--جواب ملنے میں دیر نہیں لگی!

"لیس سر!...." دوسری طرف سے آواز آئی!

"کیا ہوا....!"

"بڑی دشواری پیش آ رہی ہے جناب! کیس بہت پرانا ہے! اس کا کوئی ریکارڈ بھی موجود نہیں ہے!.... اس عمارت سے متعلق غیر ملکی جاسوس کی کہانی ضرور مشہور ہے لیکن تفصیل کسی کو نہیں معلوم!.... البتہ ایک آدمی سے کچھ معلومات حاصل کرنے کی توقع تھی مگر اس کی حالت ایسی نہیں ہے کہ وہ کچھ بتا سکے!"

"کون ہے؟"

"ایک ریٹائرڈ سی، آئی-ڈی سب انسپکٹر.... جو اس زمانے میں یہیں تھا! مگر وہ دمہ کا مریض ہے.... آجکل اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے.... سانسوں کی وہ تیزی ہے کہ وہ ایک لفظ بھی نہیں بول سکتا! میں نے تحریر کو ذریعہ گفتگو بنانا چاہا لیکن اس کے ہاتھ میں رعشہ بھی ہے!"

"میرا خیال ہے کہ تم اس سلسلے میں عمران سے مدد حاصل کرو۔"

"وہ کیا کر سکے گا!"

"کچھ نہ کچھ کر ہی لے گا! تم فکر نہ کرو! میں نے اسے بری طرح جکڑ لیا ہے اور وہ فی الحال

میرے پنجے سے نکل نہیں سکتا! اس سے جو کام چاہو لے لو!...."

"تو میں اسے وہاں لے جاؤں....! وہ آدمی آجکل ایک سرکاری شفاخانے میں ہے....!"

"ہاں -- تم اسے وہاں لے جاؤ --!.... اچھا ہاں -- سیاہ ٹائی والوں کا کیا رہا!"

"سب ٹھیک ہے!.... میرا خیال ہے کہ وہ صرف کچھ عرصے تک کیلئے اپنی حرکات جاری رکھنا چاہتے ہیں!.... کوئی خطرہ نہیں ہے میں نے یہی اندازہ لگایا ہے --!"

"میرا بھی یہی خیال ہے.... اچھا!...."

عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا! --

۱۲

شکیل سکڑا سمٹا ایک آرام کرسی میں پڑا ہوا تھا! اور سوچ رہا تھا کہ کسی طرح یہاں سے نکل بھاگے! اس گھر کے مکین اپنے مزاج اور رکھ رکھاؤ کے اعتبار سے عجیب تھے! بوڑھے سے وہ گفتگو کر ہی چکا تھا! اور اب اس کے بعض الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے! دنیا کا کوئی باپ اپنی لڑکی کے معاملے میں اتنا صاف گو نہیں ہو سکتا۔ شکیل اب تک درجنوں آزاد خیال قسم کے تعلیم یافتہ لوگوں سے مل چکا تھا! لیکن اسے اب تک کوئی ایسا باپ نہیں ملا تھا جس نے اس سے کہا ہوتا کہ وہ اس کی لڑکی سے ملنے جلنے میں اس بات کا خیال رکھے کہ معمولی رسم و راہ عشق و محبت کی منزلیں نہ طے کرنے پائیں!

یہ تو باپ کی ہدایت تھی اور لڑکی کا یہ عالم تھا کہ وہ بار بار شکیل کے کمرے میں آتی تھی! اس سے گھنٹوں گفتگو کرنا چاہتی تھی! ایک بار تو اس نے اس کا سر دبانے کی کوشش کی تھی اور شکیل اس طرح بوکھلا گیا تھا جیسے اس نے سر کاٹ لینے کی دھمکی دی ہو!

شکیل اس سے بھاگنا چاہتا تھا! اس کے باپ کا خوف کچھ اسی طرح اس کے دل میں بیٹھ گیا تھا! ویسے حقیقت تو یہ تھی کہ وہ لڑکی اسے بیحد پسند تھی! وہ چاہتا تھا کہ وہ بس اس کے قریب بیٹھی بچوں کے انداز میں ادھر اُدھر کی باتیں کرتی رہے!.... اس کا طرز گفتگو بڑا دلکش تھا!.... مگر جب شکیل ذہنی طور پر اس کی گفتگو کے تانے بانے میں پھنسنے لگتا تو اس کے تخیل میں دو بڑی بڑی سفید اور گھنی مونچھیں اس طرح گھس آتیں جیسے آدم کی جنت میں سانپ!

یہاں دو نوکر بھی تھے! اور یہ دونوں اپنے مالک سے بھی زیادہ عجیب تھے! ان میں سے ایک گونگا تھا! اور دوسرا بہرا!.... ایک کے ساتھ حلق پھاڑنا پڑتا تھا اور دوسرے کو کچھ سمجھانے کے

سلسلے میں اچھی خاصی ورزش ہو جاتی تھی ان سب باتوں کے علاوہ شکیل کے ذہن پر ایک بہت بڑا بوجھ بھی تھا رضیہ کا مسئلہ؟ اس کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ آخر رضیہ نے اس پر حملہ کیوں کرایا تھا اور اسے کہاں لے جارہی تھی۔ وہ دو آدمی کون تھے جنہوں نے اسے اٹھا رکھا تھا!....

شکیل کو یہاں محض اسی لئے روکا گیا تھا کہ اس واقعہ کی تفتیش کی جاسکے بوڑھا پولیس آفیسر اسے بہت ذہین اور آزمودہ کار آدمی معلوم ہوتا تھا! لیکن شکیل میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اسے رضیہ کے متعلق کچھ بتا سکتا وہ چاہتا تھا کہ یہاں سے کسی طرح گلو خلاصی ہو۔ تو خود اس واقعے کے متعلق چھان بین کرے۔ دوسری طرف اسے بیگم جعفری کا خیال تھا کہ وہ اس کے لئے بیحد پریشان ہوں گی! اس نے بوڑھے سے اس کا تذکرہ کر کے گھر فون کرنے کی اجازت مانگی تھی! لیکن بوڑھے نے منع کر دیا تھا!

اب شکیل کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے! وہ سوچ ہی رہا تھا کہ لڑکی کمرے میں داخل ہوئی! اس کے ہاتھ میں سرخ گلاب کے کئی پھول تھے!

"آپ کو گلاب یقیناً پسند ہوں گے!" اس نے کہا

"جی ہاں -- بہت...." شکیل کے ہونٹ کانپنے لگے....

"یہ میں آپ ہی کے لئے لائی ہوں...."

"شکریہ" پھول لیتے وقت شکیل کا ہاتھ کانپ رہا تھا!

وہ قریب ہی کی ایک کرسی پر بیٹھتی ہوئی بولی "اس میں سے ایک میرے جوڑے میں لگا دیجئے!.... مجھ سے نہیں لگاتے بنتا۔"

شکیل کا پورا جسم کانپنے لگا! حلق خشک ہونے لگا.... سر چکرانے لگا!.... اور سفید مونچھیں کسی خودسر بیل کے سینگوں کی طرح اس پر جھپٹنے لگیں!....

"لگا دیجئے نا!" وہ اس کی طرف پشت کر کے بیٹھ گئی!....

"مم.... مم.... پھپھول....!" شکیل ہکلایا!

"جی ہاں.... ایک پھول میرے جوڑے میں لگا دیجئے!"

"وہ.... آپ کے والد.... صاحب!...."

"ہاں.... میرے والد صاحب!.... آپ کیا کہنا چاہتے ہیں!"

"وہ خفا.... ہوں گے....!"

"کیوں --؟"

"پتہ نہیں --!"

" آپ اتنا بھی نہیں کرسکتے کہ میرے جوڑے میں پھول لگادیں.... اتنی دیر سے کہہ رہی ہوں!" وہ بچوں کی طرح ٹھنک کر بولی!

"لغا.... لگاتا ہوں" شکیل تھوک نگل کر بولا۔

اس کے کانپتے ہوئے ہاتھ جوڑے کی طرف بڑھے! اور وہ کسی نہ کسی طرح پھول لگانے میں کامیاب ہو گیا!

"ہی ہی ہی ہی" دفعتاً دروازے کی طرف سے کسی کے ہنسنے کی آواز آئی!

یہ دونوں اچھل پڑے.... گونگا نوکر دروازے کے قریب کھڑا ہنس رہا تھا۔

"سور کا بچہ!" لڑکی جھلا کر کھڑی ہو گئی اور نوکر نے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں بند کرلیں مگر وہ برابر ہنسے جارہا تھا! شکیل کے سارے جسم سے ٹھنڈا ٹھنڈا پسینہ چھوٹ پڑا، اور سفید مونچھیں پھر اس پر چڑھ دوڑیں۔

لڑکی نے نوکر کے سر پر دو ہتھڑ رسید کر دیا! مگر وہ بدستور ہاتھوں سے آنکھیں بند کئے ہنستا رہا!

"یہ کم بخت اتنا ڈھیٹ ہے کہ کیا بتاؤں!" لڑکی نے شکیل کی طرف مڑ کر کہا۔ "آپ کچھ خیال نہ کیجئے گا!"

شکیل نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے وہ واقعی کچھ خیال نہ کرے گا! پھر حماقت کا احساس ہوتے ہی اس کے چہرے پر ندامت کے آثار نظر آنے لگے! مگر سفید مونچھیں! اگر اس نوکر نے اشاروں سے بوڑھے کو کچھ بتانے کی کوشش کی تو وہ نہ جانے کیا سمجھ بیٹھے گا! شکیل کو اختلاج ہونے لگا!

لڑکی نے نوکر کو باہر دھکیل کر دروازہ بند کر دیا!.... شکیل کے رہے سہے اوسان بھی جواب دے گئے! وہ سوچنے لگا کہ اگر ایسے میں بوڑھا آجائے تو کیا ہو!

لڑکی پھر آکر کرسی پر بیٹھ گئی! شکیل کی سانسیں چڑھتی رہیں!

"اگر اس نے آپ کے والد صاحب کو بتا دیا تو--؟" شکیل نے سوال کیا!

"تو کیا ہوگا-- آخر آپ اس وقت والد صاحب کو اتنی شدت سے کیوں یاد کر رہے ہیں!"

شکیل اس بات کا کیا جواب دیتا! ویسے سفید مونچھیں اب بھی اسے کسی مرکھنے بیل کی سینگوں ہی کی طرح دھمکا رہی تھیں۔

"کیا آپ کو میرے والد صاحب سے خوف معلوم ہوتا ہے!" لڑکی نے پوچھا!

"جی ہاں--- بہت!"

"ارے وہ بہت نرم دل اور نیک آدمی ہیں۔"

شکیل اسے کس طرح بتاتا کہ ان دونوں کے درمیان کس قسم کی گفتگو ہو چکی تھی!

دفعتاً کمرے کے باہر سے کسی کے قدموں کی آواز آئی اور شکیل کا دل دھڑکنے لگا! دروازہ کھلا اور بوڑھا اندر داخل ہوا.... پہلے تو وہ دروازے ہی پر رکا اور پھر ان کے قریب آکر بولا!

"بے بی--! ابھی شہر نہیں گئیں--؟" اس نے لڑکی سے پوچھا!

"اب جاؤں گی--! ذرا ان کے لئے کچھ گلاب لائی تھی!" لڑکی نے بھولے پن سے کہا۔ "ڈیڈی یہ آپ سے بہت ڈرتے ہیں!"

"کیوں--- اوہ!" بوڑھا مسکرایا!

"یہ کہتے ہیں کہ تمہارے ڈیڈی سے خوف معلوم ہوتا ہے!"

"تم جاؤ! اب شہر--- دیر نہ کرو! سورج غروب ہونے سے پہلے ہی واپس آجانا!"

"میں پکچر بھی جاؤں گی ڈیڈی!" وہ پھر بچوں کی طرح ٹھنکی۔

"نہیں آج نہیں! پھر کبھی چلی جانا! تمہارے گھر مہمان ہیں!"

"تو مہمان کو بھی لے جاؤں نا!"

"نہیں! یہ نہیں جائیں گے۔ کیوں!" وہ شکیل کی طرف دیکھنے لگا۔

"نہیں میں نہیں جاؤں گا!" شکیل جلدی سے بولا!

"میں پھر آپ سے نہیں بولوں گی!"

"جاؤ! بے بی.... خدا کے لئے دیر نہ کرو! ورنہ پھر واپسی کب ہو گی"

لڑکی چند لمحے کھڑی کچھ سوچتی رہی پھر چلی گئی!.... بوڑھے نے شکیل سے کہا! "مجھے کسی حد تک کامیابی ہو گئی ہے۔ آج میں نے اس عورت کو برٹرام روڈ کی کوٹھی نمبر ایک میں دیکھا تھا!"

شکیل کچھ نہ بولا! وہ جانتا تھا کہ برٹرام روڈ کی کوٹھی نمبر ایک رضیہ کے والدین کی قیام گاہ ہے۔ ممکن ہے آج وہ وہاں گئی ہو! اس کی الجھن بڑھتی جارہی تھی! آخر وہ کیا کرے۔ کیا وہ اسے بتادے کہ وہ اسکے بڑے بھائی کی بیوی ہے! کیا سچ مچ رضیہ اپنے راستے سے بھٹک گئی! اگر یہی بات ہوئی تو وہ لوگ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہ جائیں گے۔ لیکن اس بات کے کھل جانے پر خود اس کی پوزیشن کیا ہو گی! ممکن ہے اسے مجرم قرار دیا جائے! کیونکہ وہ اس سلسلے میں اپنی معلومات کا اظہار نہ کرکے قانون کی راہ میں روڑے اٹکانے والا بھی قرار دیا جاسکتا ہے!

"دیکھئے....!" شکیل کچھ دیر بعد بولا! "اس قصے کو ختم کیجئے اور مجھے گھر جانے دیجئے! میرے گھر والے بے حد پریشان ہوں گے۔ میں کسی ایسی عورت کو نہیں جانتا جو برٹرام روڈ کی کوٹھی نمبر ایک میں رہتی ہو!"

بوڑھا سر ہلا کر مسکرایا! پھر بولا" مجھے افسوس ہے کہ آپ اپنے بڑے بھائی کی بیوی محترمہ رضیہ کو نہیں جانتے!"

شکیل کے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہوگئے، اسے ایسا محسوس ہونے لگا جیسے اس کے جسم کا سارا خون منجمد ہو گیا ہو! بوڑھا اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا!--

"کیوں آپ کیا سوچنے لگے--!" بوڑھے نے پوچھا!

"میں یہ سوچ رہا ہوں کہ میں پاگل کیوں نہیں ہو جاتا--!"

"ٹھیک ہے جب کسی اعلیٰ خاندان کی عزت خطرے میں پڑ جائے تو یہی سوچنا چاہئے! رضیہ کی گذشتہ زندگی تو اب آہستہ آہستہ سامنے آ رہی ہے آپ لوگ اس خاندان میں رشتہ کر کے بڑے خسارے میں رہے! میں آج بھی تین ایسے سزا یافتہ آدمیوں سے واقف ہوں جن سے رضیہ کے ناجائز تعلقات رہ چکے ہیں!"

"خدا کے لئے اب بس کیجئے!" شکیل نے اپنے دونوں کان بند کر لئے اور بولا" اب میں جاؤں گا! آپ مجھے نہیں روک سکیں گے!"

"عقل کے ناخن لیجئے صاحبزادے--! کیا آپ سچ مچ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کے خاندان کی عزت خاک میں مل جائے! میں دوسری طرح معاملات کو سلجھانے کی کوشش کر رہا ہوں! یعنی سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے!"

"میں نہیں سمجھا!"

"میں انتہائی کوشش کرہا ہوں کہ آپ کا خاندان بدنامی کا شکار نہ ہونے پائے!.... اور مجرم اپنی سزا کو پہنچ جائیں! لیکن اس کے لئے آپ کو وہی کرنا پڑے گا جو میں کہہ رہا ہوں!"

"کیا کرنا پڑے گا!"

"فی الحال خاموشی سے یہیں رہیئے!"

شکیل کچھ نہ بولا! اس کا چہرہ اس طرح زرد پڑ گیا تھا جیسے وہ کوئی دائم المریض ہو!

۱۳

جولیانا فٹزواٹر عمران سے ملی! عمران پر حماقت طاری نظر آ رہی تھی اس نے اس سے کہا کہ وہ اسے سول ہسپتال تک لے جانا چاہتی ہے!

"مجھے کئی سال سے بخار نہیں آیا!" عمران نے جواب دیا!

"میں تمہیں مر جانے کا مشورہ نہیں دے رہی!" جولیا نے مسکرا کر کہا" میرا خیال ہے کہ ہم وہاں ٹی تھری بی کے متعلق کچھ معلومات فراہم کر سکیں گے!"

"تب تو تم نے یقیناً افیون کھانی شروع کر دی ہے! ٹی تھری بی کے متعلق وہاں کیا معلوم کرو گی!"

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ اس عمارت میں کوئی چیز تلاش کر رہی ہے!"

"مجھے معلوم ہے!"

"کیا تلاش کر رہی ہے....!"

"اصلی سلاجیت اور ممیرے کا سرمہ!"

"یہ کیا چیزیں ہیں!"

"بڑی نایاب چیزیں ہیں! مگر تم مجھے کیوں لے جانا چاہتی ہو--!"

"تمہارے بغیر یہ کام نہ ہو سکے گا!"

"کام کی نوعیت....!"

"لمبی کہانی ہے-- مگر تم یہ بتاؤ کیا تمہیں علم ہے کہ اس خاندان والوں نے یہ عمارت کس سے خریدی ہے!"

"ایک غیر ملکی سے جو حقیقتاً جرمن جاسوس تھا!" عمران نے جواب دیا!

"میرے خدا!" جولیا نے حیرت سے کہا!" تم کبھی پیچھے نہیں رہتے!"

"میں کام کی نوعیت پوچھ رہا ہوں!"

"سول ہسپتال میں ایک ایسا مریض موجود ہے جو اس کے متعلق کچھ نہ کچھ ضرور بتا سکے گا! مطلب یہ کہ.... وہ ایک ریٹائرڈ سرکاری سراغرساں ہے! آج سے تیس سال پہلے جب یہ عمارت فروخت ہوئی تھی وہ یہیں تھا اور اس جرمن جاسوس کا کیس اسی کے ہاتھ میں تھا!...."

"اوہ--!" عمران تشویش کن لہجے میں بولا۔ "یہاں تم لوگ بازی لے گئے!...."

"ایکس ٹو کی ذہانت کو تم نہیں پہنچ سکتے!" جولیا نے فخریہ انداز میں کہا!

"بس اب تم جا سکتی ہو! میرے سامنے یہ نفرت انگیز نام نہ لیا کرو!"

"وہ تمہاری بہت قدر کرتا ہے!" جولیا نے کہا!

"میری نظروں میں اس چوہے کی کوئی وقعت نہیں! آخر وہ سامنے کیوں نہیں آتا!"

"کام کی بات کرو عمران!.... میں اس ریٹائرڈ سراغرساں سے ملی تھی! لیکن وہ مجھے کچھ نہیں بتا سکا۔"

"کیوں؟"

"دمہ کا مریض ہے! آج کل اس پر مرض کا حملہ ہوا ہے جو اتنا شدید ہے کہ وہ گفتگو نہیں کر سکتا!"

عمران تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر بولا! جب وہ بول ہی نہیں سکتا تو مجھے ساتھ لے جا کر

کیا کرو گی!"

"مجھے یقین ہے کہ تم کسی نہ کسی طرح اس سے معلوم کرلو گے....!"

عمران حسب عادت وقت برباد کرتا رہا! پھر وہ دونوں سول ہسپتال کے لئے روانہ ہوگئے!"

مگر تھوڑی ہی دیر بعد عمران جولیا پر بری طرح برس رہا تھا کیونکہ یہ لمبی دوڑ قطعی بے ثابت ہوئی تھی! مریض کے لواحقین اسے ہسپتال سے لے جا چکے تھے! تقریباً ایک گھنٹہ بعد جو ہسپتال کے کاغذات سے اس کا پتہ معلوم کر سکی۔

"حالت اتنی خراب تھی کہ وہ بول بھی نہیں سکتا تھا!-- پھر اس کے ورثاء یہاں کیوں لے گئے!" عمران نے تشویش کن لہجے میں پوچھا!

"اس نے خود ہی جانا چاہا تھا!" جولیا نے جواب دیا۔ "میٹرن کا یہی بیان ہے!"

"خیر-- تو پھر-- کیا اب اس کے گھر چلنے کا ارادہ ہے۔!"

"قطعی--! اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں!...."

آج تم میری مٹی پلید کرو گی شاید! چلو--!" عمران نے برا سا منہ بنا کر کہا۔!

جولیا کچھ نہ بولی! پھر انہوں نے ایک ٹیکسی لی اور معلوم کئے ہوئے پتہ پر روانہ ہوگئے!

"لیکن وہ ہمیں کیا بتا سکے گا...." عمران نے کہا! "تم کیا معلوم کرنا چاہتی ہو!"

"یہی کہ ٹی- تھری بی کو کس چیز کی تلاش ہے!"

"کسی نے تمہیں غلط راستے پر لگایا ہے۔!"

"کیوں!...."

"اگر کسی کو یہ معلوم ہوتا کہ اسے کس چیز کی تلاش ہے تو وہ اس کے ظہور سے پہلے ہی اے حاصل کر چکا ہوتا!"

"مگر میری معلومات کے مطابق پولیس سینکڑوں بار اس عمارت کی تلاشی لے چکی ہے!"

"بہت پرانی کہانی ہے!" عمران سر ہلا کر بولا۔! "میں جانتا ہوں کہ پولیس کافی دنوں تک سرگرداں رہی تھی!...."

"اس مریض سے کم از کم یہ تو معلوم ہو جائے گا کہ پولیس کو جس چیز کی تلاش تھی وہ اے ملی تھی یا نہیں!"

"ارے بابا۔ چل تو رہا ہوں!...." عمران پیشانی پر ہاتھ مار کر بولا "بیکار کان نہ کھاؤ--!"

"تم خود کو نہ جانے کیا سمجھتے ہو!...." جولیا نے چڑ کر کہا!

"میں خود کو ایک شادی شدہ آدمی سمجھتا ہوں! اس لئے.... ہپ.... ہم شاید گئے!...."

ٹیکسی ایک عمارت کے سامنے رک گئی تھی!.... کرایہ جولیا ہی نے ادا کیا! اور دونوں اتر کر عمارت کی طرف بڑھے! برآمدے میں ایک نوکر موجود تھا!....

"ہمیں مسٹر بیگ سے ملنا ہے!...." عمران نے اس سے کہا!

"وہ بہت بیمار ہیں جناب!"

"ہمیں معلوم ہے! ہم انہیں دیکھنے آئے ہیں! کل ہسپتال میں ملاقات ہوئی تھی!"

"اچھا تو ٹھہریئے! میں بیگم صاحبہ کو اطلاع دیتا ہوں!" نوکر نے کہا اور اندر چلا گیا۔!

"مجھے تعجب ہے کہ بیگم صاحبہ کی موجودگی میں وہ اب تک کیسے زندہ رہا!" عمران بڑبڑایا!

"جس طرح تمہیں بیگم صاحبہ کی عدم موجودگی میں موت نہیں آتی--!"

جولیا اپنا اوپری ہونٹ بھینچ کر بولی! اتنے میں نوکر نے آکر ان سے اندر چلنے کی درخواست کی۔!

وہ انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھا کر پھر اندر چلا گیا!

مریض تک پہنچنے میں پندرہ منٹ صرف ہوگئے! وہ ایک پلنگ پر چت پڑا ہوا تھا! اس کی آنکھیں بند تھیں اور سینہ کسی لوہار کی دھونکنی طرح پھول پچک رہا تھا! عمران نے پیچھے مڑ کر دیکھا! نوکر انہیں وہاں چھوڑ کر جا چکا تھا!....

"جولی ڈارلنگ....!" عمران آہستہ سے بولا! "نہ ابھی تمہاری شادی ہوئی ہے اور نہ میری!"

"کیا بکواس ہے....!"

"اگر ہم نے ایک منٹ کے اندر ہی اندر شادی نہ کرلی تو یہ بوڑھا پھر سے جوان ہو جائے گا!"

"میں سچ کہتی ہوں کہ اتنے گھونسے رسید کروں گی کہ تم اپنی شکل بھی نہ پہچان سکو گے!"

دفعتاً مریض نے آنکھیں کھول دیں! سرخ سرخ ڈراؤنی آنکھیں.... اور عمران جھک جھک کر اسے آداب کرنے لگا!.... پھر دروازے کی طرف مڑا جہاں تین آدمی کھڑے تھے!.... ان میں سے ایک نے دروازہ اندر سے بند کر دیا! جولیا بھی بوکھلا کر مڑی.... اور اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ کیوں کہ ان تینوں کی ٹائیاں سیاہ تھیں!.... اور وہ ایکس ٹو کی ہدایت پر ایک بار ان لوگوں کا تعاقب بھی کر چکی تھی!.... ان کے متعلق ایکس ٹو کا خیال تھا کہ وہ اسٹاریٹا کے ساتھیوں میں سے ہیں۔!

"میں نہ کہتا تھا کہ شادی کر ڈالو--!" عمران رونی صورت بنا کر بولا۔

بوڑھا مریض اٹھ کر بیٹھ گیا تھا!.... پھر وہ پلنگ سے نیچے اترا اور تن کر کھڑا ہو گیا! وہ ایک دراز قد آدمی تھا! اس نے اپنی سفید ڈاڑھی بھی چہرے سے ہٹا دی!

"لو دیکھو!...." عمران نے آہستہ کہا! "ہو گیا نا جوان--!"

جولیا کچھ نہ بولی وہ بار بار اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر رہی تھی چہرے کا رنگ اڑ گیا! اس نے بڑی مضبوطی سے عمران کی کلائی پکڑلی۔

"تم لوگ کون ہو؟" لمبے آدمی نے گرج کر پوچھا! جو کچھ دیر پہلے دمہ کا ایک قریب المر مریض تھا۔

"ہم لوگ!" عمران براسا منہ بنا کر بولا۔! "عورت مرد ہیں۔ ہم مسٹر بیگ سے ملنے آئے تھے!

"کیوں ملنا چاہتے ہو؟"

"کیا آپ مسٹر بیگ ہیں!...." عمران نے حیرت سے کہا پھر جولیا سے بولا۔ "تم نے تو تھا کہ مسٹر بیگ مرض کی شدت کی بناء پر گفتگو بھی نہیں کر سکتے!"

"میں کیا بتاؤں--!" جولیا نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر کہا!....

"تم خود دیکھ رہے ہو!...."

"کس چکر میں ہو تم لوگ--!" لمبے آدمی نے گرج کر پوچھا!

"مسٹر بیگ سے پوچھنا چاہتے تھے کہ اب ہم شادی کر لیں یا نہیں--!"

"میں تمہیں بولنے پر مجبور کر دوں گا!...." دراز قد آدمی عمران کو گھورتا ہوا بولا!

"کیا میں اتنی دیر سے بول نہیں رہا--" عمران نے حیرت ظاہر کی!

"تم کون ہو؟ مسٹر بیگ سے کیوں ملنا چاہتے ہو!"

"میں عبدالمنان ہوں! بیگ صاحب سے اس لئے ملنا چاہتا تھا کہ ان سے اس شادی کی اجازت لے سکوں!"

"یہ لڑکی یوریشین ہے!... مسٹر بیگ کی بھتیجی۔ ابھی حال ہی میں اٹلی سے آئی ہے! کل پہلی بار مسٹر بیگ سے ہسپتال میں ملی تھی!"

"یہ اس طرح نہیں بتائے گا--!" لمبے آدمی نے اپنے ساتھیوں سے کہا!...."ان دونوں کو اس کمرے سے لے چلو!.... پھر دیکھیں گے!"

"کیا گود میں لے چلو گے....!" عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔ "خیر میں تو گود میں بھی چل سکتا ہوں! مگر خبردار اس لڑکی کو ہاتھ نہ لگانا ورنہ میں یہیں خودکشی کر لوں گا!"

سیاہ ٹائی والوں میں سے ایک نے بڑھ کر عمران کی گردن سے ریوالور لگا دیا اور اس پر تھوڑی سی طاقت صرف کرتا ہوا بولا۔ "چلو۔"

جولیا عمران کے ساتھ چل رہی تھی!.... عمران نے روہانسی آواز میں کہا! "لعنت ہے ایسے چچا پر! کیا یہ خود تم سے شادی کرنا چاہتا ہے تم نے مجھے کس مصیبت میں پھنسا دیا!"

جولیا کچھ نہ بولی! اس وقت اس کی ساری ذہانت رخصت ہو گئی تھی!.... انہیں ایک

دوسرے کمرے میں لایا گیا! اور تھوڑی دیر بعد وہ وہاں تنہا رہ گئے! کمرے کا دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا تھا!

"دیکھا تم نے!".... عمران نے کسی لڑاکی عورت کی طرح پینترہ بدلا۔ "کس گدھے نے تمہیں یہ مشورہ دیا تھا کہ مجھے اس مصیبت میں پھنسا دو!"

"میں نہیں سمجھ سکتی کہ یہ کیا ہو گیا!"

"اگر میں مار ڈالا گیا تو تم سے سمجھ لوں گا--!"

"کچھ سوچو--رہائی کے لئے کچھ سوچو!...." جولیا نے مضطربانہ انداز میں کہا!

"میں کیا سوچوں! اب بلاؤ اپنے چوہے آفیسر کو--!" عمران براسا منہ بنا کر بولا۔

"تمہیں یہاں لانے کا مشورہ اسی نے دیا تھا!"

"کیا مطلب یہاں--!" عمران نے آنکھیں نکال کر غصیلی آواز میں کہا۔

"مطلب یہ کہ اس نے کہا تھا! بیگ کے معاملے میں عمران سے مدد لو! وہ اس سے گفتگو کرنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ پیدا کر ہی لے گا!"

"اس کے باپ کا نوکر ہے عمران۔" عمران غرایا!

جولیا کچھ نہ بولی! کہتی بھی کیا! وہ خود بھی بوکھلا گئی تھی! کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے کہا!

"کل جب میں اس بوڑھے سے ملی تھی! تو وہ اتنا توانا نہیں تھا۔ اور نہ اتنا لمبا تھا! مجھے یقین ہے! کل والا بوڑھا مسٹر بیگ ہی تھا! مگر یہ.... سب کچھ شاید آج ہی ہوا ہے! ٹی تھری بی کے ساتھی ہم پر گہری نگاہ رکھتے ہیں!"

"تم نے خواہ مخواہ میری سکیم بھی برباد کر دی!"

"میں کیا کرتی--- مجھے تو بہر حال ایکس ٹو کے حکم کی تعمیل کرنی تھی!"

"اچھا تو کرو-- تعمیل! میں تو خودکشی کرنے جا رہا ہوں!"

۱۴

جیسے ہی اسٹاریٹا کی کار جعفری منزل سے نکلی کیپٹن جعفری نے اس کا تعاقب شروع کر دیا! وہ ایک ٹیکسی میں تھا! اسٹاریٹا تنہا تھی!.... گاڑی ڈرائیور چلا رہا تھا! کچھ دیر تک تو ایسا معلوم ہوتا رہا جیسے وہ یونہی بے مقصد مختلف سڑکوں کے چکر لگا رہی ہو!.... پھر وہ پرنس ہوٹل کے سامنے رک گئی-- کیپٹن جعفری نے اسے کار سے اتر کر ہوٹل میں جاتے دیکھا تھا!

وہ بھی ٹیکسی سے اتر گیا اور ٹیکسی وہیں کھڑی رہی! ہال میں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ اسٹاریٹا

اپنے معتقدوں میں گھر گئی ہے۔ یہاں بہتیرے لوگ اسے پہچانتے تھے!

جعفری نے قریب ہی ایک میز انگیج کرلی! ایسی صورت میں اس کے علاوہ اور چارہ ہی کیا تھا! اسٹاریٹا کی میز کے گرد کئی کرسیاں تھیں مگر اس کے انداز سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ جلد از جلد ان سے پیچھا چھڑانا چاہتی ہو۔ اس کی نظریں بار بار ایک جانب اٹھ رہی تھیں! پہلے تو جعفری نے اس کی طرف دھیان نہیں دیا لیکن پھر جب ایک بار اسی سمت اس کی نظر بھی اٹھی تو اسے اپنی محنت بار آور ہوتی معلوم ہوئی-- وہ ایک نوجوان آدمی تھا! جیسے اسٹاریٹا بار بار دیکھ رہی تھی! وہ اس سے کافی فاصلے پر تھا! اور اس کے گلے میں سیاہ ٹائی تھی! جولیانا فٹزواٹر کی تحقیق تھی کہ اسٹاریٹا جن لوگوں سے تعلق رکھتی ہے وہ عموماً سیاہ ٹائیاں استعمال کرتے ہیں۔

جعفری بڑے صبر و سکون کے ساتھ بیٹھا رہا۔ اس نے کھانے پینے کی کچھ چیزیں منگوالیں تھیں اور وقت گزار رہا تھا!

کیپٹن جعفری کی شخصیت بڑی شاندار تھی۔ وہ ایک قد آور اور بارعب آدمی تھا!.... شاید وہ اس کی چڑھی ہوئی گھنی مونچھیں ہی تھیں جنہوں نے اسے اتنا بارعب آدمی بنادیا تھا!.... حالانکہ فوج سے علیحدہ ہوئے کافی عرصہ گزر چکا تھا۔ لیکن جعفری کے انداز اب بھی فوجیوں کے سے تھے! کسی زمانے میں وہ ملٹری کی سیکرٹ سروس کا ایک سرگرم آفیسر تھا! لیکن اب عمران کی ماتحتی نے سارے کس بل نکال دیئے تھے۔ اور وہ ایکس ٹو سے بہت زیادہ خوفزدہ رہتا تھا۔

جعفری وہیں بیٹھا رہا! ابھی تک اسٹاریٹا کے معتقدین کا تار نہیں ٹوٹا تھا! جعفری کبھی اسٹاریٹا کی طرف دیکھنے لگتا اور کبھی سیاہ ٹائی والے کی طرف--!"

سیاہ ٹائی والے نے کوڈبیری چاکلیٹ کا ایک پیکٹ اس طرح ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا جیسے وہ اسے کسی کو دکھانا چاہتا ہو! ایک بار اسٹاریٹا کی نظر اس کی طرف اٹھی اور سیاہ ٹائی والا پیکٹ پھاڑ کر اس میں سے چاکلیٹ نکالنے لگا! پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھا! اور اوپری منزل کے زینوں کی طرف چلا گیا!.... جعفری کی نگاہ اس کا تعاقب کرتی رہی! اب وہ زینوں پر تھا:۔ اسٹاریٹا اب بھی بار بار اسی کی طرف دیکھ رہی تھی!.... لیکن شاید وہ ابھی اٹھنا نہیں چاہتی تھی۔ کیوں کہ اس کے چہرے پر پچھلا سا اضطراب باقی نہیں رہا تھا! تقریباً پانچ یا چھ منٹ بعد جعفری نے سیاہ ٹائی والے کو اوپری منزل سے واپس آتے دیکھا! اور پھر وہ نیچے آکر سیدھا باہر نکلا چلا گیا! دفعتاً اسٹاریٹا کے چہرے سے پھر بے چینی نظر آنے لگی.... وہ اس وقت اپنے ایک معتقد کا ہاتھ دیکھ رہی تھی!

جعفری کے ذہن میں ایک نیا خیال سر ابھار رہا تھا!.... وہ چپ چاپ اپنی میز سے اٹھا اور اوپری منزل کے زینوں کی طرف آیا.... ایک لحظہ کے لئے رک کر اس نے کچھ سوچا اور پھر اوپر جانے کے لئے زینے طے کرنے لگا!....

اوپر پہنچ کر وہ پھر کچھ سوچنے لگا۔ اسکی تیز اور متجسس نظریں گردو پیش کا جائزہ لے رہی تھیں! یہ ایک طویل راہداری تھی! بائیں جانب زینوں کے دروازے ہی کی لائن میں کئی پیشاب خانے تھے۔ جعفری سوچ رہا تھا کہ پانچ منٹ کے اندر ہی اندر اوپر آنے اور واپس جانے کے لئے صرف یہی جواز ہو سکتا ہے کہ وہ پیشاب خانے میں آیا تھا:۔

جعفری آگے بڑھا! پہلے ہی پیشاب خانے کی دیوار سے لگے ہوئے اسٹینڈ میں کوڑے کچرے کی بالٹیاں لٹک رہی تھی-- جعفری کی تیز نظریں بالٹیوں پر پڑتی ہوئی دوسری جانب مڑنے ہی والی تھیں کہ وہ رک گیا!.... ایک بالٹی میں کوڈبیری چاکلیٹ کے پیکٹ کا کور مڑی تڑی حالت میں پڑا ہوا تھا!

جعفری نے بڑی پھرتی سے اسے اٹھالیا اور آگے بڑھتا چلا گیا ساتھ ہی وہ اسے کھولتا بھی جارہا تھا! کاغذ کی تہوں کے درمیان ایک ایسا کاغذ نظر آیا جس پر پنسل سے کچھ لکھا ہوا تھا! اس نے کاغذ کے ان سارے ٹکڑوں کو جیب میں ٹھونس لیا اور واپسی کے لئے مڑا۔

پھر وہ اس وقت ہال میں پہنچا جب اسٹاریٹا اپنی میز سے اٹھ رہی تھی! اس کے ساتھ ہی دوسرے لوگ بھی اٹھے! لیکن اسٹاریٹا نے مسکرا کر ان سے کچھ کہا اور وہ بیٹھ گئے! وہ بڑے پروقار انداز میں آہستہ آہستہ چلتی ہوئی زینوں کی طرف بڑھ رہی تھی--!

جیسے ہی وہ نظروں سے اوجھل ہوئی! جعفری نے چاروں طری ایک اچٹتی سی نظر ڈال کر جیب سے کاغذ کے ٹکڑے نکال لئے پھر ان میں سے وہ کاغذ الگ کیا جس پر پنسل کی تحریر تھی اور بقیہ کو دوبارہ جیب میں ڈال لیا! وہ اسے پڑھ رہا تھا!

تدبیر کامیاب رہی ایک عورت اور ایک مرد ہماری قید میں ہیں! مرد کچھ بیوقوف سا معلوم ہوتا ہے!.... وہ دیسی ہے لیکن عورت اطالوی معلوم ہوتی ہے! اس نے اپنی صحیح قومیت نہیں بتائی۔ ابھی تک ہم ان سے کچھ بھی نہیں معلوم کر سکے! انہیں فورٹیتھ اسٹریٹ والے مکان میں رکھا ہے! یہ بتانا بہت مشکل ہے کہ وہ کل کتنے آدمی ہیں! ان سے ابھی تک کچھ بھی نہیں معلوم کیا جاسکا!.... اب ہم حکم کے منتظر ہیں!"

تحریر ختم کر کے جعفری نے ایک گہرا سانس لیا! اسے علم تھا کہ جولیا آج عمران کو سول ہسپتال لے جائے گی! وہ دونوں ایک دوسرے کو اپنی مصروفیات سے لاعلم نہیں رکھتے تھے!.... وہ سوچنے لگا ممکن ہے وہی دونوں ان کے ہاتھ لگے ہوں!

وہ اپنی میز سے اٹھ کر کاؤنٹر پر آیا جہاں فون رکھا تھا۔ اس نے سب سے پہلے جولیا کے لئے ہوٹل میں فون کیا!.... لیکن وہاں سے جواب ملا کہ وہ نو بجے صبح کی گئی ہوئی ابھی تک واپس نہیں آئی....! کیپٹن جعفری نے ریسیور رکھ دیا! پھر اس نے عمران کے لئے جعفری منزل فون کیا!

لیکن وہاں سے کسی نے بتایا کہ عمران دس بجے سے غائب ہے۔!

اب وہ ایکس ٹو کے متعلق سوچنے لگا!---کیا ایکس ٹو کو ان حالات کا علم ہوگا! کاش ا ایکس ٹو نے اپنا فون نمبر بھی بتایا ہوتا!....

وہ کاؤنٹر کے پاس سے ہٹ کر ایک ستون کی اوٹ میں آکھڑا ہوا.... اسٹاریٹا اوپر سے واپ آئی تھی! لیکن چونکہ یہاں سے فاصلہ زیادہ تھا اس لئے جعفری اس کی حالت کا اندازہ نہیں لگا تھا! ویسے اسے یقین تھا کہ شدید قسم کی ذہنی الجھن میں مبتلا ہو گئی ہو گی۔ اگر اس کے اردگ معتقدین کی بھیڑ نہ ہوتی تو شاید وہ یہاں رک بھی نہیں سکتی! جعفری سوچ ہی رہا تھا کہ اب ا کیا کرنا چاہیے کہ اس نے اسٹاریٹا کو پھر اٹھتے دیکھا! شاید وہ ان لوگوں سے معذرت طلب کر ر تھی۔

معتقدین کی بھیڑ اسے کار تک پہنچانے گئی! جعفری اب یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اسٹاریٹا کہاں جا ہے اور کیا کرتی ہے۔

جیسے ہی اس کی کار حرکت میں آئی۔ اسی کے پیچھے جعفری کی ٹیکسی بھی چل نکلی! لیکن تھوڑی ہی دیر بعد اس کی مایوسی کی حد نہ رہی جب اس نے اگلی کار کو جعفری منزل کے پھاٹک میں داخل ہوتے دیکھا! اب کیا ہو سکتا ہے!.... پہلے وہ سمجھا تھا کہ شاید اسٹاریٹا غیر متوقع طور پر اپنے ایک آدمی کے پیغام سے محروم ہو جانے کے بعد معلومات حاصل کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی دوسرا ذریعہ تلاش کرے گی۔

بہرحال اب اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا تھا کہ جعفری کسی نہ کسی طرح فورٹینتھ اسٹریٹ کی اس عمارت کا پتہ لگانے کی کوشش کرے۔ جہاں اس کی دانست میں وہ دونوں مقید تھے۔ مگر فورٹینتھ کوئی چھوٹی جگہ نہیں تھی! لہٰذا وہاں کسی عمارت کا پتہ معلوم کرنا مشکل ہی تھا!

۱۵

"اے محترمہ.... جولیانا فٹز واٹر.... تم اونگھ رہی ہو۔!" عمران نے اسے جھنجھوڑ کر کہا....

وہ سچ مچ بیٹھے بیٹھے اونگھ رہی تھی! جولیا چونک کر بے دلی سے مسکرائی۔ یہ رات تھی! اور بارہ کا وقت ضرور رہا ہوگا۔!

"مجھے مصیبت میں پھنسا کر خود اونگھتی ہو!.... پھر مسکراتی بھی ہو! کاش میں نے شہد کی مکھیوں والا تھیلہ اسی دن تم پر خالی کرا دیا ہوتا۔! تم سے خدا سمجھے---!"

"تو پھر کوئی تدبیر نکالو نا! جولیا دونوں ہاتھوں سے آنکھیں ملتی ہوئی بولی!" کب تک یہاں رہیں گے!"

"تدبیر یہ ہے کہ تم میرے سر پر بیٹھ جاؤ اور میں حلق پھاڑ پھاڑ کر بھیرویں گاؤں---!"

"بھیرویں کیا---؟"

بھیرویں تمہارے چیف آفیسر کی دم میں بندھے ہوئے نمدے کو کہتے ہیں!"

جولیا ہنسنے لگی! لیکن اس ہنسی میں زندگی نہیں تھی! عمران تھوڑی دیر تک خاموش رہا پھر اس نے کہا!

"میرا خیال ہے کہ اب ٹی تھری بی صرف وقت گزار رہی ہے!"

"وقت گزاری سے کیا مراد ہے۔!"

"اسے جس چیز کی بھی تلاش تھی شاید مل گئی---!"

"یہ تم کس بناء پر کہہ رہے ہو!"

"پھر بحث شروع کی تم نے؟"

"میں بحث نہیں کرتی! میں تو صرف اس خیال کی وجہ دریافت کرنا چاہتی ہوں! خیر اسے بھی جانے دو! یہی بتا دو کہ وہ اس چیز کے حصول کے بعد بھی جعفری منزل میں کیوں مقیم ہے!"

"وہ سوچتی ہو گی کہ کہیں اس کی محنت برباد نہ ہو جائے! کیوں کہ کچھ نامعلوم آدمی اس کی نگرانی کر رہے ہیں! اسے اس کا احساس ہو گیا ہے۔ ورنہ وہ ہمیں اس طرح قید کیوں کرا دیتی!"

"یہ بھی کوئی بات نہ ہوئی! میں تو کوئی منطقی دلیل چاہتی ہوں؟" جولیا نے کہا۔

"اچھا بس اب اپنی ٹائیں ٹائیں ختم کرو!.... میں کچھ سوچنا چاہتا ہوں!...."

"کچھ اور نہیں! بلکہ رہائی کی تدبیر!" جولیا اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی!

"رہائی کی تدبیر کیا سوچنا ہے۔ ایسے مواقع بار بار نہیں آتے.... اگر وہ لوگ مار ڈالنے کی دھمکی دیں تو انہیں اس قدر غصہ دلاؤ کہ وہ سچ مچ تمہیں مار ہی ڈالیں۔ ارے اس زندگی میں رکھا ہی کیا ہے!"

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے!"

"پھر کیوں لائی تھیں۔ مجھے اپنے ساتھ جب میرے کسی مشورے پر عمل نہیں کرنا تھا!"

"میں اب تک نکل بھی گیا ہوتا! لیکن مجھے تمہاری فکر ہے!"

"تم میری فکر نہ کرو! کچھ شروع کر دو! میں اپنی حفاظت آپ کر لوں گی!"

"تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا! اچھا تو اب میں شروع کرنے جا رہا ہوں!"

لیکن قبل اس کے کہ وہ کچھ شروع کرتا کسی نے باہر سے قفل میں کنجی گھمائی دروازہ کھلا اور چار آدمی اندر داخل ہوئے.... ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ریوالور تھا!

"اٹھو!.... تم لوگ!" ریوالور والے نے خشمگیں لہجے میں کہا!

وہ دونوں کھڑے ہو گئے۔ عمران نے اپنے دونوں ہاتھ بھی اٹھا لئے تھے اور وہ اب سچ مچ بہت زیادہ خوفزدہ نظر آنے لگا تھا! ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اب اس کا دم ہی نکل جائے گا! وہ ہانپتا کانپتا ان لوگوں کے ساتھ چلنے لگا!

وہ ایک بہت بڑے کمرے میں آئے--!

”ارے یہ تو--وہی ہے!“ عمران نے اسٹاریٹا کی آواز سنی! اس وقت وہ اس اسٹاریٹا سے بہت مختلف نظر آ رہی تھی جسے اس نے جعفری منزل میں دیکھا تھا! اس وقت اس کے جسم پر اسکرٹ کی بجائے خاکی پتلون اور چمڑے کی جیکٹ تھی۔! اور آنکھوں میں نسوانیت کا شائبہ تک بھی نہیں تھا! وہ بس ایک نوخیز لڑکا معلوم ہو رہی تھی!

”کیوں؟ تم کون ہو--!“ اس نے عمران کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

”ایک سرکس بوائے....!“ عمران نے شرما کر جواب دیا۔!

”تم جھوٹے ہو!....“

”پھر میں کسی طرح یقین بھی نہیں دلا سکتا۔! ویسے یہ لڑکی تمہیں یہی بتائے گی! ہم دونوں اسٹار سرکس میں ملازم ہیں۔!“

”اور شکیل اتنا کم رتبہ آدمی ہے، کہ سرکس والوں سے دوستی کرتا پھرے گا!“

”بچپن میں ہم دونوں نے ایک سکول میں تعلیم پائی تھی!“

”خیر.... تم میری ٹوہ میں کیوں تھے!“

”شکیل نے مجھ سے کہا تھا کہ تم یہاں کسی خزانے کی تلاش میں آئی ہو۔ اس نے بتایا کہ تم نے اس کے بڑے بھائی کو ایک رات آگاہ کیا تھا کہ وہ ایک مخصوص پھاٹک سے گزر کر عمارت میں نہ داخل ہو.... ورنہ خسارے میں رہے گا!.... وہ پھاٹک سچ مچ گر پڑا تھا پھر تم اس کے ساتھ جعفری منزل ہی میں مقیم ہو گئیں! شکیل نے ایک رات کو اتفاق سے تمہیں وہاں کچھ تلاش کرتے دیکھ لیا! میں غلط تو نہیں کہہ رہا--“

”بکتے رہو۔!“ اسٹاریٹا غرائی!

مجھے سراغرسانی کا بڑا شوق ہے! جب شکیل نے مجھ سے اس کا تذکرہ کیا تو میں نے اس سے وعدہ کر لیا کہ میں جعفری منزل میں تمہارے قیام کا مقصد معلوم کرنے کی کوشش کروں گا!.... لہٰذا میں نے بھی جعفری منزل میں قیام کیا!-- یہ لڑکی جو میری محبوبہ ہے میرے لئے کام کرتی رہی اس نے اس عمارت کے متعلق بہتیری معلومات فراہم کیں۔ مسٹر بیگ کا پتہ لگایا.... اور پھر مجھے یہاں لا پھنسایا!.... ایسی واہیات تو شیطان کی محبوبہ بھی نہ ہو گی!“

”میں تمہیں قتل کر دوں گی.... ورنہ بتاؤ کہ تم کون ہو! اور تمہارے ساتھ کتنے آدمی ہیں! اس واقعہ کا علم اور کتنے آدمیوں کو ہے!“

”صرف تین آدمی ہیں!“ عمران نے سر ہلا کر کہا۔ ”میں-- میری محبوبہ-- اور جمیل کی بیوی کا دیور!“

اسٹاریٹا اسے خاموشی سے گھورتی رہی!.... پھر بولی!

”تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم سچ کہہ رہے ہو....!“

”میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے کہ میں سچ کہہ رہا ہوں! یہ لڑکی بھی جھوٹ بول سکتی ہے۔ شکیل بھی جھوٹ بول سکتا ہے! اسٹار سرکس والے بھی جھوٹ بول سکتے ہیں! صرف تم سچ بول سکتی ہو!---“

”تم نے میرے متعلق کیا معلوم کیا!“

”کچھ بھی نہیں!“ عمران نے مایوسی سے سر ہلا کر کہا! ”بس اتنا ضرور ہوا کہ اب میں تمہارے بغیر زندہ نہ رہ سکوں گا! زندگی بھر تمہارے خواب دیکھنے پڑیں گی!“

”بکواس بند کرو!“

”میں اب خاموش ہی رہوں گا!-- ویسے تم اس لڑکی سے حقیقت معلوم کر سکتی ہو! یہ بھی تمہاری ہی طرح سوئیس ہے!“

”تم سوئیس ہو!“ اسٹاریٹا نے جولیا سے پوچھا!

”ہاں میں سوئیس ہوں!“ جولیا نے سوئیس میں جواب دیا! اور اس نے اسی زبان میں عمران کے بیان کی تصدیق کی! دفعتاً ایک آدمی کمرے میں داخل ہوا!

”کیا سب سامان تیار ہے....!“ اسٹاریٹا نے اس سے پوچھا!

”ہاں مادام!“ اس نے بڑے ادب سے جواب دیا!

”ان لوگوں کو کمرے میں بند کر دو....“ اس نے عمران اور جولیا کی طرف اشارہ کیا۔

عمران بہت دیر سے اس چھوٹے سے سوٹ کیس کو دیکھ رہا تھا جسے اسٹاریٹا داہنے ہاتھ میں لٹکائے ہوئے تھی!

”کیا تمہیں! وہ چیز مل گئی ہے! جس کی تلاش تھی!“ عمران نے پوچھا

”ہاں!“ اسٹاریٹا مسکرائی! ”لیکن وہ کسی قدیم شاہی خاندان کے جواہرات نہیں ہیں! تم لوگ اس قسم کے ناول پڑھ پڑھ کر اپنے دماغ خراب کر لیتے ہو!....“

”پھر وہ کیا چیز تھی!....“

”کچھ بہت ہی اہم قسم کے کاغذات! جنہیں میں دنیا کی کسی بھی بڑی حکومت کے ہاتھ فروخت کر سکتی ہوں! لاکھوں کی مالیت ہے!“

"یہ کاغذ یہاں کیسے پہنچے تھے!"

"ایک سرکس بوائے کو ان چیزوں سے دلچسپی نہ ہونی چاہئے! میں تم پر رحم کھا رہی ہوں! تم قتل نہیں کیے جاؤ گے! صبح تک تم کو رہائی نصیب ہو گی۔" اسٹاریٹا نے کہا۔

"میں تم سے رحم کی بھیک نہیں مانگتا!" عمران نے برا سا منہ بنا کر کہا! "کیا تم مجھے کوئی گھٹیا آدمی سمجھتی ہو.... تم نے جس طرح جعفری خاندان والوں کو الو بنایا تھا مجھے نہیں بنا سکتیں! تمہارے سلسلے میں کونسی ایسی بات ہے جس کا علم مجھے نہیں ہے!.... تم بہت دنوں سے جعفری منزل میں گھسنے کا پروگرام بنا رہی تھیں اس سلسلے میں تم نے جوتش اور حاضرات کا پروگرام رچایا--! تم جوتش کی ماہر تو ہو سکتی ہو! لیکن حاضرات کی ابجد سے بھی تمہاری واقفیت نہیں ہے۔ تم نے کہیں سے مشرقیوں کے اس کمال کا تذکرہ سن پایا ہو گا! بس دو چار کالے چراغ لے کر چڑھ دوڑیں۔ لیکن ایک بار بھی چراغوں کی لوؤں پر روحوں کو نہ طلب کر سکیں۔ اس کے بجائے تم نے جمیل سے یہ ظاہر کرنا شروع کر دیا کہ روحیں تم سے ناراض ہو گئیں ہیں اور تمہیں نقصان پہنچانے کے درپے ہیں! وہ رات یاد ہے نا تمہیں جب تم اپنے کمرے میں چیخ رہی تھیں اور اس طرح خوفزدہ نظر آ رہی تھیں جیسے وہ چراغ تمہارے لئے موت کا پیغام لانے والے ہوں! جمیل سے تم نے چراغوں کو بجھانے کے لئے کہا تھا! لیکن وہ انہیں نہ بجھا سکا! یہ تم نے محض اس لئے کیا تھا تاکہ اسے کم از کم ان چراغوں کے غیر معمولی ہونے کا یقین تو آ ہی جائے! حقیقتاً وہ بیچارا اس سلسلے میں دھوکا کھا گیا تھا۔ حالانکہ بہت پڑھا لکھا آدمی ہے! وہ یہی سمجھا کہ چراغ تو غیر معمولی ہیں--لہٰذا یہی بات ہو سکتی ہے کہ روحیں تم سے ناراض ہو گئی ہوں-- یہ سب کچھ تم نے محض اس لئے کیا تھا کہ جعفری منزل میں ایک مہمان کی حیثیت سے داخل ہو کر نہایت سکون کے ساتھ ان کاغذات کی تلاش جاری رکھ سکو! چراغ واقعی غیر معمولی ہیں!...."

عمران اسٹاریٹا کو آنکھ مار کر مسکرایا اور پھر بولا۔ "دیئے دہرے بنائے گئے ہیں۔ ان کے درمیان میں کافی جگہ خالی ہے!.... اوپری حصے میں تم نے تیل ڈالی کر روئی کی بتیاں ڈال دیتی ہو! لیکن حقیقت یہ ہے کہ دونوں تہوں کے درمیان میں پانی اور کاربائیڈ ہوتا ہے اور روئی کی بتی کے نیچے ایک باریک سی نلکی سے گیس نکل کر جلتی ہے!.... بادی النظر میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ لو روئی کی بتی سے نکل رہی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ لو اس نلکی سے نکلتی ہے جس کا تعلق کاربائیڈ سے ہوتا ہے.... اب رہ گیا پھاٹک کے گرنے کا مسئلہ تو اس کے اوپری حصے میں پہلے سے ایک دراڑ پڑی ہوئی تھی! تمہارے آدمیوں نے تھوڑی سی محنت کر کے اسے اس رات گرا دیا تھا!--- کیوں کیا میں غلط کہہ رہا ہوں!"

"مجھے تمہارے مسئلے پر دوبارہ غور کرنا پڑے گا!" اسٹاریٹا نے خونخوار لہجے میں کہا!

"غور کرنے کے لئے بہت وقت ہے! میں جانتا ہوں کہ تم مجھے زندہ نہ چھوڑو گی! پھر میں کیوں خواہ مخواہ اس لذت سے محروم رہ جاؤں-- مجھے ایسی باتیں کرنے میں بڑی لذت ملتی ہے۔"

"ہاں تو.... جمیل کے کمرے والی آگ بھی روحوں کا عتاب تھا!.... وہ آگ تمہیں نے لگائی تھی! اس طرح کہ جمیل کو اس کا احساس نہیں ہو سکا۔ حالانکہ وہ تمہارے پاس ہی موجود تھا۔ اب تم یہ کاغذات لے جا رہی ہو جو اس بیچارے جرمن جاسوس نے بڑی محنت سے چرائے تھے!"

"کہاں سے چرائے تھے!" اسٹاریٹا غرائی۔

"برطانیہ کے دفتر خارجہ سے!".... اور انہیں جعفری منزل میں چھپا دیا تھا! ادھر پولیس کو اس پر شبہ ہو گیا اور وہ عمارت فروخت کر کے بھاگ نکلا.... اسے اتنا موقعہ بھی نہ مل سکا کہ وہ ان کاغذات کو وہاں سے نکال سکتا! ممکن ہے اس نے مصلحتاً بھی انہیں وہیں رہنے دیا ہو! سوچا ہو! جب ضرورت ہو گی نکال لے جائے گا!.... پولیس کو دراصل انہی کاغذات کی تلاش تھی! وہ جاسوس بیچارہ نہ جانے کہاں مر کھپ گیا۔"

"اب تمہاری زندگی محال ہے".... اسٹاریٹا بھرائی ہوئی آواز میں بولی!

"تمہارے بغیر میں زندہ بھی نہیں رہنا چاہتا!" عمران نے سنجیدگی سے کہا! "ٹی تھری بی.... یعنی تھریسیا بمبل بی آف بوہیمیا!...."

دفعتاً سوٹ کیس اسٹاریٹا کے ہاتھوں سے چھوٹ پڑا۔

"مار ڈالو اسے!".... وہ جلدی سے جھک کر سوٹ کیس اٹھاتی ہوئی چیخی! جولیا بوکھلا گئی!.... وہ سمجھ رہی تھی کہ عمران مکاری سے کام لے کر کسی نہ کی طرح اپنی جان بچا جائے گا! لیکن تھریسیا کی شخصیت سے پردہ اٹھا دینا گویا اسے چیلنج کرنا تھا!-- کیا عمران سے سچ مچ حماقت سرزد ہوئی تھی! دفعتاً پانچوں آدمی عمران پر ٹوٹ پڑے!.... جولیا اچھل کر الگ ہٹ گئی!.... اس نے بھی اندازہ کر لیا تھا کہ وہ کاغذات اسی سوٹ کیس میں ہو سکتے ہیں جو تھریسیا بڑی احتیاط سے ہاتھ میں تھامے ہوئی تھی!۔

جولیا نے عمران کو ان آدمیوں کے نرغے سے نکلتے دیکھا۔! اور پھر یہ بھی دیکھا کہ دو آدمی یکے بعد دیگرے فرش پر ڈھیر ہو گئے ہیں۔

"اپنے ہاتھ اٹھاؤ! ورنہ گولی مار دوں گا!" اس آدمی نے کہا جس کے پاس ریوالور تھا!....

عمران نے اس کی طرف دھیان دیئے بغیر تھریسیا کے سوٹ کیس پر جھپٹا مارا مگر تھریسیا بھی کم پھرتیلی نہیں تھی.... وہ اسے صاف بچا لے گئی!.... تھریسیا وہی عورت تھی جس نے سارے

یورپ کو انگلیوں پر نچا کر رکھ دیا تھا۔ وہ اتنی آسانی سے قابو میں نہیں آسکتی تھی!.... دوسر ہی لمحہ میں اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا پستول نکال لیا! مگر شاید اس خیال سے وہ لوگ فا نہیں کرنا چاہتے تھے کہ یہ عمارت شہر کے ایک کافی آباد حصے میں واقع تھی!....

جولیا بری طرح کانپنے لگی تھی! اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ عمران نے یہ کیا پاگل پھیلا دیا ہے۔ اگر وہ زیادہ طراری نہ دکھاتا تو شاید تھریسیا ان دونوں کو نکل جانے دیتی! وہ تھر اور اس کے کارناموں سے اچھی طرح واقف تھی!

عمران نے پھر ہاتھ اوپر اٹھا دیئے!.... اور تھریسیا اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر غرائی! کتنے نکمے ہو تم لوگ--- تم سے ایک آدمی بھی نہیں پکڑا جاتا! اسے پکڑ کر اس کا گلا گھونٹ دو!... اور تم بھی چپ چاپ کھڑی رہو گی ورنہ انجام بڑا دردناک ہوگا!"

جولیا جہاں تھی وہیں کھڑی رہی! پانچوں آدمی عمران پر جھپٹے! عمران پھر جھکائی دے کرا نرغے سے نکل گیا اور دو آدمیوں کے سر بری طرح ٹکرائے تیسرے کی پیشانی پر عمران کا گھو پڑا.... اور چوتھے کے پیٹ پر لات!--- پانچویں نے آگے بڑھنے کی ہمت نہیں کی!

دفعتاً تھریسیا نے عمران پر فائر کردیا!.... عمران چکرا کر گرا!... اور پھر نہ اٹھ سکا! پستول ک آواز بڑی ہلکی تھی۔ شاید ان کمروں ہی میں گونج کر رہ گئی ہو۔!

"اب اس لڑکی کے ہاتھ پیر باندھ کر یہیں ڈال دو!" تھریسیا نے پرسکون آواز میں کہا! جو خاموش تھی! انہوں نے اپنی ٹائیاں کھولیں اور جولیا کی طرف بڑھے!.... تھریسیا عمران ک طرف پشت کئے کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی!.... اور شاید جولیا کی بے بسی سے لطف اندوز بھ ہو رہی تھی.... جولیا کو اس کی مسکراہٹ نہ جانے کیوں بڑی ڈراؤنی معلوم ہو رہی تھی۔

اچانک عمران نے لیٹے لیٹے تھریسیا کی طرف کھسکنا شروع کردیا۔ پانچوں آدمی جولیا ک باندھنے میں مشغول تھے! اور تھریسیا انہیں دیکھ رہی تھی۔ ان میں سے کوئی بھی عمران کی طرف متوجہ نہ تھا! صرف جولیا نے کنکھیوں سے اس کی طرف دیکھا تھا اور آنکھیں بند کرلیں تھیں اسے خوف تھا کہ کہیں کسی کی نظر عمران پر پڑ ہی نہ جائے۔

عمران تھریسیا کے قریب پہنچ چکا تھا!.... اس نے ایک ہاتھ اس کے سوٹ کیس پر ڈالا او لیٹے ہی لیٹے کمر پر ایک ایسی لات رسید کی کہ وہ اچھل کر ان پانچوں آدمیوں پر جا پڑی! بیک وقت کئی چیخیں اور کراہیں کمرے میں گونج اٹھیں! عمران نے جھپٹ کر تھریسیا کا پستول بھی اٹھا لیا۔ ج قریب ہی پڑا ہوا تھا!....

"تم سب سیدھے کھڑے ہو جاؤ!" عمران نے انہیں للکارا.... ایک آدمی نے ہاتھ اپن جیب کی طرف لے جانا چاہا جس کے پاس پستول تھا لیکن عمران کی تیز نظروں نے بچنا مشکل

تھا! عمران نے بے دھڑک اس پر فائر کردیا! گولی اس کے بازو پر لگی اور وہ لڑکھڑاتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا۔

"جس نے بھی اپنی جگہ سے ہلنے کی کوشش کی! اس کا یہی انجام ہوگا!" عمران کہتا ہوا بڑی پھرتی سے زخمی آدمی کے پاس جا پہنچا اور اس کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ریوالور نکال لیا!....

"اب اس لڑکی کو کھولو!--- اور انہی ٹائیوں سے تھریسیا کو جکڑ دو!...."

وہ لوگ پتھر کے بتوں کی طرح کھڑے رہے!.... ٹھیک اسی وقت دوسرے کمرے میں دروازے پر کسی کا سایہ پڑا، اور عمران اچھل کر ایسی پوزیشن میں آگیا کہ دروازے سے اندر داخل ہونے والا بھی پستول کی زد پر آرہا.... دوسرے ہی لمحہ میں کیپٹن جعفری دبے پاؤں کمرے میں داخل ہوا.... اور پھر اس طرح اچھل پڑا، جیسے بے خیالی میں اس کے پیر کسی اسپرنگ پر پڑ گئے ہوں!

جولیانا فٹزواٹر کو کھولو---!" عمران نے جعفری سے کہا! اور وہ جولیا کی طرف متوجہ ہوگیا!

جولیا کے آزاد ہونے میں زیادہ وقت صرف نہیں ہوا....

"اب ٹی تھری بی کو انہی ٹائیوں سے باندھ دو!"

لیکن جعفری جیسے ہی اس کے سامنے پہنچا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے اس کی بڑی بڑی مونچھیں پکڑ کر جھول گئی! اور پھر اسے اس طرح دروازے کی کھینچنے لگی کہ خود اس کے بھاری بھرکم جسم کی اوٹ میں ہوگئی.... جعفری تکلیف کی شدت سے کراہنے لگا! لیکن اس کا ہاتھ اس خوبصورت عورت پر نہ اٹھ سکا۔! وہ عمران ہی تھا جس نے بیدردی سے اس کی کمر پر لات رسید کی تھی!

عمران اس کی طرف جھپٹا۔ لیکن دروازے کے قریب پہنچ کر تھریسیا نے اسے عمران پر دھکیل دیا! اور خود ہرنیوں کی طرح سپاٹے بھرتی ہوئی نکلی چلی گئی.... عمران نے جعفری کے اوپر سے چھلانگ لگائی لیکن جب تک وہ صدر دروازے تک پہنچا! باہر سے کسی کار کے اسٹارٹ ہونے کی آواز آئی۔ اندھیرے میں اسے کار کی عقبی سرخ روشنی دکھائی دی! کار بڑی تیز رفتاری سے جا رہی تھی۔ عمران نے اگلے موڑ پر اسے غائب ہوتے دیکھا!.... وہ مایوسانہ انداز میں سر ہلا کر رہ گیا! اس کے پاس کوئی کار بھی موجود نہیں تھی کہ وہ اس کا تعاقب کر سکتا!.... تھریسیا بمبل بی آف بوہیمیا صاف نکل گئی تھی! عمران برا سا منہ بنائے ہوئے اندر واپس آیا--- یہاں جعفری ان چاروں آدمیوں سے دل کھول کر انتقام لے رہا تھا! پانچواں تو دیر سے بیہوش پڑا تھا! اس کے بازو کے زخم سے کافی مقدار میں خون بہہ گیا تھا!

جعفری کے بائیں ہاتھ میں ریوالور تھا! اور داہنے ہاتھ سے وہ ان چاروں پر گھونسے برسا رہا تھا!.... ریوالور کے خوف سے وہ اس سے لپٹ پڑنے کی ہمت نہیں کر سکتے تھے!

”شاباش--شاباش!“ عمران نے اسے چمکار کر کہا! ”مگر یہ بیچارے تو مونچھوں کی بڑی عزت کرتے ہیں۔ “

”خاموش رہو!“ جعفری غرایا! ”ورنہ تم سے بھی اچھی طرح پیش آؤں گا---!“

”چلو جعفری ختم کرو!“ جولیا نے ہاتھ اٹھا کر کہا! ”اب انہیں تو باندھ ہی لو!“

جولیا کی نظریں اس چھوٹے سوٹ کیس پر جمی ہوئی تھیں جو اب عمران کے ہاتھ میں تھا!

”تھریسیا نکل گئی!“ عمران نے اس سے کہا!

”یہ بہت برا ہوا....“

”خدا ایسی مونچھیں کسی کو نصیب نہ کرے!“ عمران نے اس انداز میں کہا! جیسے وہ مونچھیں نہیں بلکہ کوئی مہلک بیماری ہوں؟

”تم اپنا منہ نہیں بند کرو گے--!“ جعفری دہاڑا....

”جعفری یہ لوگ بھی فرار ہو جائیں گے!“ جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔ جعفری ان لوگوں کے ہاتھ پشت پر باندھ باندھ کر انہیں جانوروں کی طرح فرش پر گرانے لگا! جب وہ چاروں کو باندھ چکا تو عمران کو قہر آلود نظروں سے گھورنے لگا۔ عمران کو بھی حقیقتاً اس پر بری طرح غصہ آرہا تھا کیونکہ تھریسیا اسی کی کمزوری کی بنا پر فرار ہونے میں کامیاب ہوئی تھی.... وہ اس وقت بحیثیت ایکس ٹو کچھ نہیں کر سکتا تھا! لیکن وہ اسے بہر حال سزا دینا چاہتا تھا!

”ایسی مردانگی سے کیا فائدہ جعفری صاحب کہ عورتیں مونچھیں پکڑ کر جھول جائیں!“ اس نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا!

”میں تمہاری زبان کھینچ لوں گا--!“ جعفری حلق پھاڑ کر دہاڑا عمران نے سوٹ کیس ایک طرف ڈال کر کہا۔ ”آؤ-- آج اپنی یہ خواہش بھی پوری کرلو!“

جولیا چپ چاپ کھڑی انہیں دیکھتی رہی! جعفری گھونسہ تان کر عمران پر چڑھ دوڑا.... لیکن جیسے ہی وہ اس کے قریب پہنچا عمران نے بھلاوادے کر اس زور کا ہاتھ کنپٹی پر رسید کیا کہ جعفری کی آنکھوں میں تارے سے ناچ گئے وہ لڑکھڑایا.... توازن قائم رکھنے کی کوشش کی.... لیکن آخر کار چاروں قیدیوں پر جاگرا.... وہ چاروں بری طرح چیخے.... جعفری کافی گرانڈیل قسم کا آدمی تھا!-- وہ غصے میں اپنی بوٹیاں نوچتا ہوا پھر اٹھا لیکن وہ عمران ہی کیا جو اپنے کسی حریف کو سنبھلنے کا موقع دے سکے!

جعفری ذرا سی دیر میں بے کار ہو گیا!-- اس دوران میں جولیا سوٹ کیس لیکر نو دو گیارہ ہو گئی تھی....!

جعفری دیوار سے ٹکا بری طرح ہانپ رہا تھا! عمران نے منہ بنا کر کہا

”تم سب ایک طرح سے لفنگے ہو.... اب دیکھو وہ شیطان کی نواسی سوٹ کیس ہی لے بھاگی!“

جعفری غصہ سے پاگل ہو رہا تھا!.... اس نے جیب سے ریوالور نکالا اور عمران پر فائر جھونک دیا! عمران بھی غافل نہیں تھا! گولی اس کے سر پر سے گذر گئی-- لیکن جعفری دیوانوں کی طرح ٹریگر دباتا ہی چلا گیا حتیٰ کہ میگزین کی آخری گولی بھی صرف کردی!-- لیکن عمران اس کے باوجود بھی اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا مسکراتا رہا!.... اس نے اس وقت سنگ ہی کے ایجاد کردہ آرٹ سے فائدہ اٹھایا تھا! ورنہ جعفری جیسے اچھے نشانہ باز کے ہاتھوں اسے موت ہی نصیب ہوتی!

”کیا میں دوسرے راؤنڈ کے لئے کارتوس پیش کروں جناب کپتان صاحب!“ عمران نے زہریلے لہجے میں پوچھا! اور جعفری نے ریوالور اس پر کھینچ مارا.... عمران ایک طرف ہٹتا ہوا بولا ”اب غصہ تھوک ڈالئے جناب کپتان صاحب! ورنہ اگر یہ چاروں بھی فرار ہوگئے تو آپ کا چوہا ایکس ٹو آپ کی بری طرح خبر لے گا.... اچھا.... ٹاٹا....!“

۱۶

جعفری منزل میں صبح کے ناشتے کی میز پر شکیل اپنی رام کہانی سنا کر خاموش ہوا تو عمران بولا! ”مقصد یہ تھا کہ وہ لوگ تمہیں اس وقت تک روکے رکھیں جب تک تھریسیا ان کاغذات کو پانے میں کامیاب نہ ہو جائے! وہ سمجھتے تھے کہ صرف تم ہی تھریسیا کی پراسرار نقل و حرکت سے واقف ہو اور کوئی نہیں جانتا اس لئے وہ لوگ تمہیں یہاں سے ہٹا لے گئے! اور انہوں نے محترمہ رضیہ کے متعلق ایک اتہام تراش کر تمہیں الجھن میں ڈال دیا! مقصد بہر حال یہ تھا کہ وہ تمہیں کسی نہ کسی طرح روکے رکھیں۔ حتیٰ کہ تھریسیا کامیاب ہو جائے!“

”کیا تمہیں علم تھا کہ وہی لوگ مجھے لے گئے تھے!“ شکیل نے پوچھا!

”میں نے اسی وقت ان کا تعاقب کیا تھا!.... اور مجھے ان کے ٹھکانے کا بھی علم تھا!.... مگر مجھے دراصل تھریسیا کی فکر تھی! میں ہی نہیں، میرے علاوہ بھی کچھ اور لوگ اس میں دلچسپی لے رہے تھے! آخر وہی لوگ کاغذات پانے میں کامیاب ہوئے اور میں منہ دیکھتا رہ گیا.... خیر کچھ بھی ہو! تم نے مجھے جس کام کے لئے بلایا تھا وہ تو ہو ہی گیا! یعنی کسی طرح اس بلا کو جعفری منزل سے نکالا جائے! آہاں.... یہ جمیل صاحب کہاں ہیں!“

”وہ بہت شرمندہ ہے.... اب اسے اس مسئلہ پر نہ چھیڑیئے گا!“ بیگم جعفری بولیں!

”اگر.... وہ لوگ مجھے قتل کر دیتے تو....!“ شکیل نے عمران نے کہا۔

"اس سے پہلے تم وہاں سے نکال لائے جاتے--! میں نے دو دن تک ان لوگوں کو قر
سے دیکھا تھا اور جب مجھے اطمینان ہو گیا تھا تو میں پھر دوسرے معاملات کی طرف متوجہ ہوا تھ
روحی اور غزالہ اس احمق آدمی کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر گھور رہی تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا
انہیں اس کے بیان پر یقین نہ آیا ہو! اسی دن عمران نے ایک پبلک ٹیلی فون بوتھ سے بحیثی
ایکس ٹو جولیا کو مخاطب کیا!

"تم بہت ذہین ہو! جولی! اگر تم وہ سوٹ کیس لے کر چلی نہ آتیں تو عمران یقینی طور پر کوئی
کوئی جھگڑا کھڑا کر دیتا۔ اب تم وہ سوٹ کیس بہت احتیاط سے سر سلطان تک پہنچا دینا!"

"مگر جناب یہ کاغذات اسے ملے کہاں سے تھے!"

"ایک تہہ خانے سے جس کا علم جعفری منزل والوں کو بھی نہیں تھا۔ آج صبح انہیں وہ تہ
خانہ ملا! تھریسیا اس کا راستہ کھلا چھوڑ گئی تھی ورنہ وہ اب بھی اس سے لاعلم ہی ہوتے!"

"مسٹر بیگ کے متعلق کچھ معلوم ہوا--" جولیا نے پوچھا!

"مسٹر بیگ نام کا ریٹائرڈ انسپکٹر ہو سکتا ہے کبھی یہاں رہتا ہو اب کوئی نہیں ہے۔ یہ ا
لوگوں کی چال تھی وہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ ان کی فکر میں کون لوگ ہیں!.... پہلے انہوں
کسی دمہ کے مریض کو مسٹر بیگ بنا کر ہسپتال میں داخل کرایا.... اور اسے شہرت دی.... پھ
ہسپتال سے لے گئے.... اور یہ چال تمہارے اور عمران کے لئے چوہے دان بن گئی...."

"اور جناب! عمران پہلے سے بھی ان کاغذات کے متعلق بہت کچھ جانتا تھا!"

"ضرور جانتا ہوگا۔ وہ جانتا ہے کہ کب اور کس موقع پر کونسی چیز اس کے کام آسکے گی! مگ
عمران نے کل ایک بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے.... کیوں؟

"کونسا کارنامہ؟"

"ہیلو....!"

"لیس سر!.... جی ہاں وہ یقیناً ایک بڑا کارنامہ تھا--!"

"تم نہیں سمجھیں! تھریسیا والے معاملے سے الگ ایک دوسرا کارنامہ اور وہ کارنامہ تھا.... جعفر
کی مرمت.... محض اسی گدھے کی غفلت تھی جس کی بناء پر وہ نکل جانے میں کامیاب ہو گئی!...."

"مگر جناب! کیا الفانسے نہیں تھا تھریسیا کے ساتھ!"

"پتہ نہیں!.... اگر رہا بھی ہو تو وہ سامنے نہیں آیا!"

"تھریسیا کا نکل جانا اچھا نہیں ہوا جناب!"

"کیا کیا جائے-- خیر پھر سہی! اگر وہ پھر یورپ کی طرف نہ چلی گئی تو تم دیکھنا اس کا انجام!"
عمران نے بحیثیت ایکس ٹو گفتگو کر کے سلسلہ منقطع کر دیا۔